REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱   شمارہ ۴

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

قائم مقام ایڈیٹر:- محمد کریم الدین شاہد

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۱۷ رجب ۱۴۱۲ ہجری   ۲۳ صلح ۱۳۷۱ ہش   ۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء

اخبارِ احمدیہ

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضل اللہ تعالیٰ بہمہ وجوہ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

● حضرت بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں بذریعہ فیکس یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کو کچھ عرصے سے پتہ میں پتھری اور سوزش کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے کمزوری بھی ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ چونکہ حضرت بیگم صاحبہ کو دل کی تکلیف رہی ہے اور امریکہ میں جولائی ۹۱ء میں ANGIOPLASTY ہوئی تھی اس لئے ابتدائی ٹیسٹ اور رپورٹیں لی جا رہی ہیں۔ بذریعہ فون تازہ اطلاع یہ ملی ہے کہ طبیعت زیادہ ناساز ہے اور آپریشن کے لئے فوری ہسپتال میں داخل کرنا ہوگا۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

قسط نمبر ۲

قادیان دارالامان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

ڈائری از مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۱ء تا ۳ جنوری ۱۹۹۲ء

مرتبہ:- مکرم مشہود الحق صاحب سویڈن بوساطت وکالتِ تبشیر لندن

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار

نمازِ فجر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر بیس منٹ پر مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ بعد ادائیگی نمازِ فجر سات بجے کے قریب حضور پُر نور حسب معمول بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار اور دیگر قبروں پر دعا کرنے اور سیر کرنے کے بعد واپس دارالمسیح تشریف لے آئے۔

نو بجے حضور ایدہ اللہ دفتر تشریف لائے اور دفتری امور انجام دینے کے بعد کارکنانِ جلسہ سالانہ کے معائنہ اور مصافحہ کے لئے دارالمسیح میں اپنے دفتر سے دس بجے باہر تشریف لائے۔ اور سب سے پہلے دارالمسیح کے صحن میں دو رویہ قطاروں میں باادب کھڑے کارکنان سے حضور پُر نور نے مصافحہ کیا۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ چوہدری حمید اللہ صاحب۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور منظور احمد صاحب گجراتی افسر جلسہ سالانہ قادیان حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ تھے۔

حضور ایدہ اللہ دارالمسیح کے گیٹ سے باہر تشریف لائے تو سڑک کے دونوں اطراف میں کارکنان قطاروں میں ایستادہ تھے۔ حضور انور انہیں شرفِ مصافحہ بخشنے کے بعد مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں مقیم مستورات میں تشریف لے گئے۔

اس کے بعد پیدل چلتے ہوئے دارالضیافت میں گئے اور روٹی پکانے والے پلانٹ کا معائنہ فرمایا۔ دارالضیافت کے باہر قطاروں میں ایستادہ رجسٹریشن اور بہشتی مقبرہ میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ یہاں سے واپسی پر راستے میں ایک بوڑھے سکھ کو پہچان کر اُن سے حال احوال دریافت فرمایا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس پر خدام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اور اسلام و احمدیت وغیرہ کے نعرے لگائے۔ ان نعروں کے جواب میں بوڑھے سکھ نے بلند آواز میں دیگر احباب کے ساتھ مل کر جواب دیا۔

یہاں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پریس اور لنگر خانہ کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں شعبہ بجلی میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان سے بھی حضور نے مصافحہ فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے دفاتر کے معاونین سے ملاقات کے بعد حضور، حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی کوٹھی "دارالحمد" میں تشریف لے گئے جو اب ایک سکھ دوست کی ملکیت میں ہے جو آجکل انہوں نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے پیش کی ہوئی ہے۔ یہاں سے حضور جرمنی۔ یو۔کے۔ یو۔ایس۔اے اور کینیڈا کی طرف سے نئے تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے پھر ڈپٹی شریف صاحب کی کوٹھی سے ہوتے ہوئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی "دارالسلام" میں گئے اور وہاں سے خالصہ سکول میں تشریف لے گئے جو پہلے مدرسہ احمدیہ کا ہوسٹل ہوتا تھا اور آجکل جلسہ کے مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے جماعت نے کرایہ پر لیا ہے۔ بعد ازاں حضور اقدس مسجد نور میں تشریف لے گئے جو سکھ نیشنل کالج (جو قبل ازیں تعلیم الاسلام کالج تھا) میں واقع ہے۔ یہاں سے حضور پبلک سکول اور پھر ایک کوٹھی میں تشریف لے گئے جو کہ مہمانوں کے قیام کے لئے کرایہ پر لی گئی ہے۔

سوا ایک بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معائنہ ختم کرنے کے بعد واپس دارالمسیح تشریف لائے اور ڈیڑھ بجے نمازِ ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں پڑھائیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دفتری امور سر انجام دیئے۔ اور دفتری اور بعض دوسری انفرادی ملاقاتیں کیں۔ حسب پروگرام ۴½ بجے سہ پہر کارکنان جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ حضور انور نے کارکنان سے خطاب فرمایا اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کے بارہ میں سلسلہ کی روایات پر روشنی ڈالی۔ اور دعا کے بعد تمام کارکنان سے مصافحہ فرمایا۔

نمازِ مغرب و عشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدار میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور مسجد میں ہی تشریف فرما ہوئے اور محفلِ سوال و جواب کی صورت میں مجلسِ عرفان کا انعقاد عمل میں آیا۔ مجلسِ عرفان سے قبل حضور نے محمد موسیٰ صاحب درویش کے بیٹے محمد شکیل صاحب کا اعلانِ نکاح بھی فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت فلو کی وجہ سے آج متأثر رہی۔

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز سوموار

نمازِ فجر سیدنا حضرت امیر المومنین نے چھ بجکر بیس منٹ پر مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ بہشتی مقبرہ میں تشریف لے گئے۔ قطعۂ خاص میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزارِ مبارک پر اور دیگر قبروں پر دعا کرنے کے بعد مختلف علاقوں کی سیر کے لئے پیدل تشریف لے گئے۔

حضور انور نے مین سڑک پر سے گزرتے ہوئے ریتی چھلہ کا معائنہ کیا۔ یہاں سے بازار کی طرف جاتے ہوئے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ان کی کوٹھی کے عقب میں نور ہسپتال والی گلی میں گئے وہاں پر کھڑے ہو کر اپنی صاحبزادیوں کو بتایا کہ اس کوٹھی میں جامن کے بہت درخت ہوتے تھے (آگے مسلسل صفحہ ۹ پر)

مبارک احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

اور یہاں پر ہم جامن کھایا کرتے تھے۔ نور ہسپتال کے پاس بارش کے پانی اور کیچڑ کی وجہ سے گلی خراب تھی وہاں سے جونہی واپس مڑے تو گیانی لابھ سنگھ فخر (قادیان کے مشہور سیاستدان) کے پوتے اندر پال سنگھ عرف بپو سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ یہاں سے ٹی۔آئی ہائی سکول کو جانے والی سڑک پر سے ہوتے ہوئے خالصہ کالج گئے۔ اور پھر کوٹھی دارالسلام کے اندر گئے اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی جائے وفات والے کمرے میں گئے۔ واپسی پر نور ہسپتال کے دروازے پر رک کر اپنی صاحبزادیوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نور ہسپتال کے متعلق بتاتے رہے۔ اس کے بعد ریتی چھلہ سے ہوتے ہوئے سبزی منڈی میں ڈاک خانے کے قریب چند لمحے کھڑے ہونے کے بعد چھوٹی گلی سے احمدیہ چوک کی طرف سے واپس دارالمسیح تشریف لائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بجے دفتر میں تشریف لائے۔ اور دفتری امور کے سلسلہ میں نصیر احمد قمر صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، ہادی علی صاحب چوہدری ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن اور چوہدری رشید احمد صاحب آرکیٹیکٹ سے ملاقات کی۔

اسی طرح سے ہند سماچار کا نمائندہ ملنے کیلئے آیا اور حضور کی فوٹوز لے کر گیا۔

ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر حضور کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئیں۔ فلو کی شکایت سے حضور کی طبیعت ناساز تھی جس کا اندازہ صرف حضور کے چہرے پر آثار اور آواز پر اثر سے ہوتا تھا۔ مگر کاموں کی رفتار اور تسلسل حسب معمول تھی۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور مسجد اقصیٰ میں رونق افروز ہوئے اور محفلِ سوال وجواب کی صورت میں مجلسِ عرفان منعقد ہوئی۔

رات ساڑھے آٹھ بجے تا دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئے ہوئے مہمانوں سے ملاقات فرمائی۔

مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز منگل

نماز فجر سیدنا حضرت امیر المومنین نے چھ بجکر بیس منٹ پر پڑھائی۔ نمازِ فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر اور قطعہ خاص میں دیگر قبروں پر دُعا کی اس کے بعد قطعہ خاص سے باہر دائیں جانب قبروں کی تختیوں کو دیکھتے ہوئے زیر لب دُعائیں کرتے ہوئے گزرے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ سے تشریف لے آئے اور ناصر آباد میں سے گزرتے ہوئے مختلف درویشوں کے گھروں کے باہر کھڑے مردوزن سے استفسار کرتے ہوئے کہ یہ کن کن کے گھر ہیں۔ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں سے احمدیہ چوک سے ہوتے ہوئے واپس دارالمسیح تشریف لائے اور اپنی صاحبزادیوں اور مرزا نعیم احمد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ منارۃ المسیح کے اُوپر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے سے سوا گیارہ بجے تک حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے صوبہ سندھ سے آئے ہوئے افرادِ جماعت سے ملاقات کی۔ مستورات نے مسجد مبارک میں اور مردوں نے مسجد اقصیٰ میں ملاقات کی۔

۱۲/۹۱/۱۹ کو جب بٹالہ سٹیشن پر ٹرین رُکی تو حضور نے مکرم ہادی علی صاحب چوہدری ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کو ارشاد فرمایا کہ کسی دن یہاں آکر مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارہ میں پتہ کیا جائے کہ آیا اُن کا کوئی جاننے والا یہاں ہے کہ نہیں۔

چنانچہ حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق مکرم ہادی علی صاحب اپنے ساتھ قادیان کے مقامی دوستوں، مکرم فضل الٰہی خان صاحب اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب کو لے کر اس غرض کے ساتھ آج بٹالہ گئے۔ وہاں جاکر انہوں نے بٹالہ کے متعدد نئے اور پرانے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے جن میں ڈاکٹر۔ تاجر۔ جرنلسٹ۔ وکیل اور سرکاری ملازموں سے رابطہ کیا۔ اور اُن سب کے انٹرویو ریکارڈ کیے۔ اس مہم کے نتیجہ میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ اس بستی میں ایک شخص بھی مولوی محمد حسین بٹالوی کے نام سے آشنا نہیں اور نہ ہی وہ قبرستان اب صفحۂ ہستی پر موجود ہے جہاں وہ دفن کیے گئے تھے۔

ظہر وعصر کی نمازیں حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ڈیڑھ بجے مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئیں۔

پونے پانچ بجے سے چھ بجے تک صوبہ پنجاب پاکستان سے آئے ہوئے افرادِ جماعت کی حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ اسی طرح ساڑھے آٹھ بجے شب سے سوا دس بجے شب تک صوبہ پنجاب انڈیا، ہریانہ، ہماچل پردیش کے افرادِ جماعت نے حضور اقدس سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ مستورات کے لیے مسجد مبارک میں اور مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں ملاقات کا انتظام تھا۔

بعد ادائیگی نماز مغرب وعشاء حضور اقدس مسجد اقصیٰ میں رونق افروز ہوئے۔ اور محفلِ سوال وجواب کی صورت میں مجلسِ عرفان منعقد ہوئی جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کو فلو کی شکایت بدستور رہی۔

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز بدھ

نماز فجر چھ بجکر بیس منٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔

سات بجے حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ دارالمسیح سے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ اور حسب معمول سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دُعا کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، اپنی والدہ محترمہ سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ اور نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی قبروں پر دُعا کی۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی ایک صاحبزادی، مرزا شمیم احمد صاحب کی دو بیٹیاں اور صاحبزادہ مرزا النعمان احمد صاحب حضور کے ہمراہ تھے۔

بہشتی مقبرہ سے حضور واپس تشریف لائے تو شوقِ دیدار سے سرشار کثیر تعداد میں احباب حضور اقدس کا انتظار کر رہے تھے۔ حضور ایدہُ اللہ نے انہیں السلام علیکم کہا اور ناصر آباد سے جلسہ گاہ کو جانے والی گلی میں داخل ہوئے۔ گلی میں بائیں جانب گھروں کے مکین، خاص طور پر خواتین دروازوں میں کھڑی حضور کی آمد کی منتظر تھیں۔ حضور انور نے ہر گھر کے متعلق ان سے دریافت فرمایا کہ یہ کس کا گھر ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس جلسہ گاہ میں سے گزر کر جلسہ گاہ کو آنے والی گلی میں سے ہوتے ہوئے نئے تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کی طرف سیر کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ گیسٹ ہاؤس کے باہر بعض افراد نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ یہاں سے حضور ایدہُ اللہ ڈپٹی شریف صاحب کی کوٹھی کی جانب گئے جہاں پر آجکل جلسہ سالانہ کے مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس جماعت کے کتنے مہمان وہاں ٹھہرے ہیں۔ اس کے بعد حضور ذرا آگے جاکر واپس ہوئے۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۸ پر)

پیارا قادیان دارالامان

یاد آتے ہیں وہ لمحے جو گزارے قادیاں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہائے قادیاں

مہدئ موعودؑ کی بستی تھی اک جنت نشاں
ذرہ ذرہ جس کا ہر آں جگمگائے قادیاں

بسر جس بستی میں مہدیؑ نے کئے تھے روز و شب
ہر قدم پر پیارے مہدیؑ یاد آئے قادیاں

حضرتِ طاہر جو مہدیؑ کے خلیفہ رابع ہیں
مولیٰ کی تقدیر سے تشریف لائے قادیاں

جونہی دیکھا عاشقوں نے اپنے آقا کو وہاں
نعرۂ تکبیر سے گونجی فضائے قادیاں

ہر طرف بہنے لگے چشمے مسرت کے وہاں
دیکھ کر آقا کو سب نے گیت گائے قادیاں

کیا وہ رُوح پرور تھے منظر جیسے دیکھا خواب تھا
میرا مولیٰ پھر ہمیں وہ دن دکھائے قادیاں

سو مبارک میرے بھائیو! جلسہ سو سال کی
بچھڑے ساتھی جس نے آقا سے ملائے قادیاں

آشتی قائم ہو دُنیا میں مرے پیارے خُدا
دُور کر دے ظلمتوں کو پھر ضیائے قادیاں

خاکسار خواجہ عبدالمومن۔ اوسلو ناروے۔

خطبہ جمعۃ المبارک

ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئیے کہ آج جو جماعت ہے یہ بالعموم اپنی زندگی میں ایک کروڑ نئے احمدی پیدا کر دے

مومن وہ ہے جو رسمی طور پر حق ادا نہیں کرتا بلکہ اوامر اور نواہی میں گہرائی میں جا کر حق ادا کرتا ہے

وہ عہدیداران جو انانیت کو کچلنے میں زیادہ اعلیٰ مقامات پر فائز ہوتے ہیں وہ ہمیشہ نصیحتوں سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ نبوت (نومبر) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب دفتر پی ایس لندن کا شکریہ کہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں میں نے ذکر کیا تھا کہ انشاء اللہ دعوت الی اللہ کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے نسبتاً زیادہ تفصیل کے ساتھ امراء جماعت، صدران اور عہدیداران کو ہدایات دوں گا۔ اس مضمون کا براہ راست تعلق تو عہدیداران سے ہی ہے کہ انہیں کس طرح کام کروانا چاہئیے۔ خطبہ کے لئے میں نے اسے اس لئے چنا ہے کہ یہ کام تو میں بڑی دیر سے کرتا چلا آرہا ہوں۔ اور جہاں جہاں بھی جس ملک میں دورے پر گیا ہوں وہاں ہمیشہ اس موضوع پر کسی نہ کسی جگہ ضرور خطاب کیا ہے۔ اور عہدیداران کو بہت تفصیل سے سمجھانے کی کوشش کی ہے جماعتی عہدیداران کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کو بھی کہ انہیں دعوت الی اللہ کا کام کیسے کرنا چاہئیے لیکن اس کے باوجود وہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا جس کی مجھے لازماً توقع تھی۔ ہر ملک کا ایک حال نہیں۔ بعض ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری توقعات سے بھی بڑھ کر نتیجے ظاہر ہوئے کیونکہ جن لوگوں کو مخاطب کر کے میں نے بات کی، انہوں نے تقویٰ کے ساتھ، انکسار کے ساتھ، اپنے آپ کو بڑا اور عقلمند سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ عاجز بندوں کی طرح نصیحت کو سنا اور اس پر دیانتداری سے عمل کی کوشش کی اور اپنی انا کو بیچ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ میں جب یہ کہتا ہوں تو مراد یہ نہیں کہ باقی سب نے ایسا کیا ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے اگر جماعت کے تمام عہدیداران نہیں تو بھاری اکثریت متقی ہے اور ان کی انا کچلی جاتی ہے تو خدمت کے لئے آگے آتے ہیں لیکن اس کے باوجود انا کے بہت سے مخفی پہلو ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں انسان کے کاموں میں بھی اور اس کی سوچوں میں بھی حائل ہوتے رہتے ہیں اور جہاں تک میں نے غور کیا ہے سوائے انبیاء کے کسی کی انا ہمیشہ کے لئے کلیتہً کچلی نہیں جاتی۔ اس لئے میں جب یہ کہتا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں ان کو نعوذ باللہ ادنیٰ سمجھتا ہوں یا تقویٰ کے خلاف باتوں میں ملوث دیکھتا ہوں بلکہ یہ ساری جماعت کے لئے ایک عام نصیحت ہے کہ

اپنی انا سے ہمیشہ خبردار رہیں۔

وہ دب جاتی ہے لیکن مٹتی نہیں اور موقعہ کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس کا حال جراثیم کی طرح ہے صحت مند انسان کے جسم میں بھی وہ جراثیم اس کے خون میں دوڑ رہے ہوتے ہیں لیکن انہیں موقعہ نہیں ملتا کہ وہ نشوونما پا سکیں کیونکہ صحت مند جسم ان کو دبا کر رکھتا ہے اور اجازت نہیں دیتا کہ وہ سر اٹھا لیں لیکن حقیقت میں کامل طور پر اگر کسی کی انا مری ہے تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی انا ہے کیونکہ آپ نے انا کا نام ہی شیطان رکھا ہے اور شیطان کے متعلق فرمایا کہ ہر انسان کی رگوں میں دوڑ رہا ہے، اس کی نسوں میں دوڑ رہا ہے۔ اس کے وجود کے اندر شامل ہے۔ اس پر کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ؟ آپ کے اندر بھی شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، ہے لیکن مسلمان ہو چکا ہے تو

انسانی فطرت کے اندر یہ جو سر اٹھانے کا اور کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا فطری جذبہ ہے اسی کا نام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے شیطان رکھا ہے اور آپ کا یہ فیصلہ قرآن پر مبنی ہے کیونکہ قرآن نے سب سے پہلے شیطان کا جو تعارف کرایا ہے وہ انانیت کے سر اٹھانے والے ایک وجود کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اَنَا خَیْرٌ (سورۃ الاعراف: آیت ۱۳) کی آواز شیطان کی طرف منسوب فرمائی تو در حقیقت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ بیرونی شیطان بھی ہوں گے اور ہوتے ہیں۔ انسانی شکلوں میں بھی اور اس کے علاوہ بھی ممکن ہیں لیکن ایک شیطان جو متحقق ہو چکا ہے جس کے متعلق ہمیں آخری دربار سے آخری فیصلہ مل گیا ہے وہ انسانی فطرت کے اندر اس کی انانیت ہے پس وہ عہدیداران جو انانیت کو کچلنے میں زیادہ اعلیٰ مقامات پر فائز ہوتے ہیں وہ ہمیشہ نصیحتوں سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن صرف یہی ایک روک نہیں ہے جو حائل ہے۔ انسانی فطرت کے اندر بات سن کر اثر کو قبول کرنے کا مادہ بھی ہے اور بات سننے کے کچھ عرصہ کے بعد اس کو بھلا دینے کا مادہ بھی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے بار بار اور بار بار اور بار بار نصیحت کا حکم دیا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مُذَکِّر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ان کی مستقل صفت بن چکی تھی یعنی آج یا کل یا کبھی کبھی اتفاقی نصیحت کرنے والے نہیں تھے بلکہ ہمیشہ کی زندگی میں ہر شغلے میں نصیحت ان کے وجود کا حصہ بن گئی تھی اور آپ کی ذات میں وہ نصیحت ایسی شامل ہو چکی تھی کہ خدا نے خود آپ کو مُذَکِّر کہہ ہمیشہ کا دائمی نصیحت کرنے والا نام رکھ دیا۔

پس اس لئے بھی نصیحت کی ضرورت پڑتی ہے۔ ضروری نہیں کہ انانیت کا ہی کوئی شعبہ سر اٹھا رہا ہو۔ انسانی غفلت ہے، کمزوریاں ہیں جو نصیحت کو سن کر ان کو بھلا دینے کی طرف انسان کو مائل کر دیتی ہیں۔ پس اس پہلو سے جب میں عہدیداران کو نصیحت کرتا ہوں یا ان کے متعلق بعض دفعہ یہ تبصرے کرتا ہوں تو ان کی دل آزاری ہرگز مقصود نہیں۔ میں امید رکھتا ہوں وہ تحمل سے سنیں گے اور یہ واقعاتی تبصرے ہیں۔ ان سے مفر نہیں بعض ان کو بیان کئے بغیر بات پوری کھلے گی نہیں۔ واقعہ یہی ہے کہ میں کہتا چلا جاتا ہوں اور پیچھے سے باتیں بھلائی چلی جاتی ہیں اور یہ سلسلہ بڑی دیر سے جاری ہے۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ساری جماعت کو وہ باتیں سمجھاؤں کیونکہ ساری جماعت کو اگر علم ہو کہ ہمارے متعلق یہ توقعات ہیں، یہ ہمیں لائحہ عمل دیا جا رہا ہے تو اگر عہدیداران کبھی غافل بھی ہوں تو جماعت ان کو بیدار کرے گی اور جماعت کے علم میں براہ راست آ جائے گا کہ ہم سے کیا توقعات ہیں اور ہمیں ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے کیا مدد دی جا رہی ہے یا کیا مدد دی جانی چاہئیے۔

اس ضمن میں پہلی بات تو میں یہ سمجھانی چاہتا ہوں کہ معلومات کی کمی خود بہت بڑے

نقصان کا موجب بنتی ہے۔ اب جو مجلس میں دوں گا مجھے امید ہے کہ اس کے نتیجہ میں فائدہ پہنچے گا کیونکہ معلومات عام ہوں گی لیکن جو نصیحتیں میں کرتا رہا ہوں ان کو جماعت تک پہنچایا نہیں گیا اور جماعت کی بھاری اکثریت ان سے غافل ہے۔ ان کو علم ہی نہیں کہ کیا توقعات تھیں۔ کس طرح ان توقعات کو پورا کرنے کے لئے میرے ذہن نے نقشے بنائے اور کس طرح میں نے احباب جماعت کو اور عہدیداران کو سمجھانے کی کوشش کی۔ معلومات کی کمی کا یہ حال ہے کہ اکثر احباب جماعت کو جو ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں اور متمدن ہیں اور جہاں ذرائع ابلاغ بہت ہی اعلیٰ درجہ کے اور ہر شخص کو مہیا ہیں، وہاں بھی تمام باتوں کا بھی احباب جماعت کو علم نہیں ہے۔ مثلاً ان کو اگر کوئی دوست ملتا ہے جو بلغارین زبان بولنے والا ہے تو وہ گھبرا کر مجھے خط لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا بلغارین زبان میں بھی کوئی لٹریچر موجود ہے۔ بعض دفعہ عربی کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کوئی کیسٹ ہو، کوئی ابتدائی معلومات کی کتابیں ہوں۔ تو ہمیں بتائی جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو یہ پتہ ہی نہیں کہ جماعت اس وقت تک لٹریچر کی تیاری میں اور آڈیو ویڈیو سامانوں کی تیاری میں کس حد تک آگے جا چکی ہے اور کیا کیا چیزیں مہیا ہو چکی ہیں اگر کثرت کے ساتھ یہ معلومات بہم پہنچائی جائیں اور جماعت کے اخبارات و رسائل میں بار بار یہ بیان کی جائیں اور عہدیداران کے ذریعہ بھی اعلان کروائے جائیں۔ کبھی کبھی چھوٹے چھوٹے پوسٹرز، چھوٹے چھوٹے خوبصورت پمفلٹ شائع کر کے ان میں بھی تمام احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا جائے کہ ہمارے پاس یہ یہ چیزیں بھی ہیں۔ کبھی آپ کو ضرورت ہو تو ان کو استعمال کر کے دیکھیں اور اس کے نتیجہ میں آپ کے لئے تبلیغ کی راہیں آسان ہوں گی۔ خدا کے فضل سے اس وقت اتنی زبانوں میں لٹریچر تیار ہو چکا ہے کہ خود وہ لوگ جن کی زبانوں میں لٹریچر ہے۔

وہ جب دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں

اور بعض ایسے مخالفین جو اس سے پہلے جماعت کے شدید مخالف تھے انہوں نے جب جماعت کی بعض نمائشوں میں اس لٹریچر کو دیکھا تو برملا بے ساختہ گواہی دی کہ وہ سب جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ کیونکہ اسلام کی اتنی خدمت اور ایسے احسن رنگ میں اسلام کی خدمت، کبھی کسی کو دنیا میں اس کی توفیق نہیں ملی۔ ان کی مراد اس زمانہ سے ہے نعوذ باللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے کو شامل کر کے تو یہ نہیں کہتے، تو کبھی کا لفظ جب بھی کہیں بولتے ہیں تو مراد یہ ہے کہ ہمارے علم میں ہمارے موجودہ زمانہ میں ہم نے نہیں کسی اور کو دیکھا کہ ایسی خدمت کرتا ہو۔

اسی طرح مختلف ایمبیسیز (EMBASSIES) یعنی ان ملکوں کی ... جب وہاں جا کر احمدی لٹریچر کو دیکھتے ہیں تو غیر معمولی طور پر دلچسپی لیتے لگ جاتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں لاعلمی کی جو کوتاہیاں ہیں ان کا آغاز خود امیر جماعت یا عہدیداران سے ہے مثلاً ان کو سرسری علم تو ہے کہ ہمارے پاس رشین زبان میں قرآن کریم کے تراجم موجود ہیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ ایک ہیں، دو ہیں، تین یا چار ہیں کسی کو دے بھی سکتے ہیں کہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پارسل آتے ہیں کھل کر کسی جگہ لگ گئے اور مزید تفصیل سے دلچسپی نہیں لی گئی کہ ان کو آگے استعمال بھی کرنا ہے کہ نہیں۔ پس معلومات سرسری بھی ہوا کرتی ہیں اور گہری بھی اور گہری معلومات کا تعلق ذاتی دلچسپی سے ہے۔ مثلاً اگر مجھے کوئی کتاب آئے تو بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ فوراً جماعت کے مناسب حال دوست لوگوں کو دانشوروں کو یہ کتاب ضرور پہنچائی جائے۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ ان کی فوٹو کاپیز کروا کر امراء کو بھجوائی جاتی ہیں۔ بعض اور دانشوروں کو بھجوائی جاتی ہیں۔ کیونکہ مجھے اس میں دلچسپی ہے اور اس بات میں دلچسپی ہے کہ جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو بعض امور کا علم ہو اور ان کے اندر جستجو کا شوق ہو۔ لیکن اگر ایک امیر اس میں دلچسپی نہیں لیتا تو اس کی معلومات سرسری رہیں گی۔ اگر وہ دلچسپی لیتا تو مثلاً جب اس کو پتہ چلتا کہ آج ہمارے پاس روسی زبان میں قرآن کریم کا تحفہ آیا ہے تو وہ کیسے کام کر سکتے ہیں۔ اس سے فائدہ کس طرح اٹھانا ہے۔ بعض رشین ... کی تلاش کی جائے وہ ہیں کہاں؟ ان کو پہنچانے کا انتظام کیا جائے۔ معلوم کیا جائے کہ ان پر کیا تاثرات پیدا ہوتے ہیں لیکن چونکہ بات وہیں ختم کر دی گئی اس لئے مزید معلومات حاصل نہیں کی گئیں۔ پھر اچانک مجھے خط ملا (میں مثالیں دے رہا ہوں نام نہیں بتاؤں گا) کہ آپ نے ہدایت کی تھی کہ ایمبیسیز کو بلا کر دعوت دے کر اور نمائش دکھاؤ اور ان سے رابطے پیدا کرو ہم نے روسی ایمبیسیڈر کو بتایا، اس نے

بہت خوشی سے دعوت کو قبول کیا لیکن ہمیں بہت شرمندگی ہوئی کہ جب اس نے قرآن کریم خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور ہم نے دیکھا تو ایک ہی نسخہ تھا جو لائبریری کے لئے تھا اور اس کے سٹاف نے بھی بڑی دلچسپی لی لیکن ہم صاف کر چکے کہ دیئے ہیں کہ کہاں سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

اب یہ تو کوئی بات ہی نہیں۔ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ جب آپ دیتے ہیں تو آپ کو کم سے کم یہ توقع تو کرنی چاہئے کہ جو چیز دکھائیں گے جن کی وہ زبان ہے اس میں وہ اگر کسی لٹریچر میں دلچسپی لے گا، کسی کتاب میں دلچسپی لیگا تو مجھے کا بھی تو سہی ان کو نہ بھی ملے تو کچھ نہ کچھ تو اس کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے آپ کو تیار ضرور رکھنا چاہئے تو معلومات کی کمی اور معلومات میں دلچسپی کی کمی دونوں عملاً ایک ہی نتیجہ پیدا کرتے ہیں اور وقت کے اوپر وہ ضرورت کی چیز کام نہیں آسکتی۔ پس معلومات پہنچانی ہیں مگر اس طرح نہیں جیسے سر سے بوجھ اتارا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک لسٹ شائع کر کے اگر آپ ساری جماعت میں تقسیم کرا دیں تو میرے نزدیک یہ معلومات پہنچانا نہیں ہے کیونکہ میں معلومات ان باتوں کو کہتا ہوں جن میں دلچسپی پیدا ہو، جن کو انسان استعمال کر سکتا ہو ورنہ وہ معلومات جو عمل کی سطح پر ذہن کے سامنے حاضر نہ رہیں وہ رفتہ رفتہ مفقود ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور ایسے ہی ہے جیسے نہ ہوں۔ پس معلومات پہنچانا اور بیداری کے ساتھ ان کو لوگوں کے پیش نظر رکھنا اور اس طریق پر الٹتے پلٹتے رہنا کہ انسانی ذہن جو نیند کا عادی ہے وہ کچھ دیر کے لئے تو بیدار ہو اور اتنی چیز اس کے سامنے ہو جتنی اس کے اندر سامنے رکھنے کی صلاحیت ہے۔ پس ٹکڑوں ٹکڑوں میں معلومات پہنچانا اور پھر ان کی پیروی کرنا، ان کا تتبع کرنا اور معلوم کرنا کہ اس سے کیا فائدہ ہوا کسی نے ان چیزوں کو استعمال بھی کیا کہ نہیں۔ یہ ایک مسلسل نظام ہے جو باقاعدہ منصوبہ کے تحت چلنا چاہئے اور اگر سیکرٹری تبلیغ کو خود اس بات کی استطاعت نہیں ہے، بعض دفعہ جماعتیں ایسے آدمی چن دیتی ہیں جن کو واقعۃً اس شعبہ کے لئے کوئی خاص استطاعت نہیں ہوتی تو اول تو امراء کا کام ہے کہ وہ خود ساتھ مل کر اسے سمجھا کر تربیت دیں اور رفتہ رفتہ ان باتوں کے قابل بنائیں اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو ان کے ساتھ بعض خصوصی کاموں کے لئے سپیشلسٹ یعنی تخصیص کے ماہر نائبین مقرر کر دیں، مددگار مقرر کر دیں اور کسی کے سپرد ایک کام کر دیا جائے کسی کے سپرد دوسرا کام کر دیا جائے۔ جماعتوں کی مجبوریاں بھی ہیں۔ انتخاب کے وقت بعض خاص شعبے کی صلاحیت کو مدنظر نہیں رکھا جا سکتا۔ اس شخص کی دلچسپی کو بھی تو پیش نظر رکھنا پڑے گا اور اس کا تقویٰ کے ساتھ تعلق ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف ہے، خدا کے لئے دل میں زیادہ محبت ہے۔ جماعتی کاموں میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے اس کی ذہنی اور علمی صلاحیتیں تو اس کے اختیار کی بات نہیں لیکن جماعت دیکھتی ہے کہ یہ لوگ ہیں جو خدمت کرنے والے ہیں ان کے نام وہ چنتی ہے اور یہی ہے جو قرآن کریم نے فرمایا ہے

ذمہ داریاں سپرد کرتے وقت تقویٰ پیش نظر رکھو

لیکن ان کے نیچے ایسی ٹیم بنائی جا سکتی ہے جو پہلے مستعد نہیں لیکن ان کو مستعد بنانا مقصود ہو اور ان کی صلاحیتوں سے پورا پورا استفادہ کرنا مقصود ہو۔ ایسے لوگ مہیا کر کے ان کے سپرد کئے جا سکتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ عہدیداران میں براہ راست یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ ٹیم بنائیں۔ میں ان کے لئے بعض نوجوانوں کو تلاش کرتا ہوں۔ ذاتی طور پر ان کو سمجھاتا ہوں، سکھاتا ہوں اور پھر ان کے سپرد کر دیتا ہوں اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو ٹیم ملتی ہے جن سے پھر وہ بہت عمدہ کام لینا شروع کر دیتے ہیں تو معلومات کے سلسلہ میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کو ایسے SPECIALIST نائبین مہیا کرنے چاہئیں جن کے سپرد مختلف شعبے ہوں مثلاً معلومات مہیا کرنا اور معلومات کو گردش میں رکھنا اور معلومات کے علاوہ ایسی وسعت نظر پیدا کرنا، صرف یہ نہیں دیکھنا کہ فلاں اعداد و شمار مہیا ہو گئے اور ہم نے پہنچا دیئے ہیں بلکہ آگے بڑھ کر یہ سوچنا کہ ان باتوں کو پہنچانے کا مقصد کیا ہے۔ اگر ہمارے پاس BACK OF STOCK نہیں ہے۔ اگر ہم دلچسپی پیدا ہونے کے نتیجہ میں ان کی طلب کو پورا نہیں کر سکتے تو ان کو مہیا کرنے کا کیا فائدہ؟ اس لئے طلب بیدار کرنا اور طلب کو پورا کرنے کے سامان مہیا کرنا یہ اس مخصوص نائب کا کام ہے جو سیکرٹری کے ساتھ اس کام کے لئے متعلق ہو۔ اس کو مرکز سے بار بار خط و کتابت کرنی پڑے گی۔ مرکز سے کر تو سکتا ہے لیکن اصل طریق یہ ہے کہ اپنے ہیڈ کوارٹرز سے، اپنے ملک کے متعلقہ شعبہ سے وہ تعلق قائم

کیسٹ اور بک لائبریری سے وہ مرکز سے براہ راست تعلق قائم کرے اور ان سے کہے کہ مجھے یہ یہ معلومات مہیا کی جائیں۔ فلاں فلاں کتب کے بارہ میں تعارف کرایا جائے ان کو استعمال کرنے کے ڈھنگ سکھائے ہیں اور ہمارے پاس صرف دو موجود ہیں۔ اب طلب شروع ہوگئی تو ہم کیا کریں، لگے ہاتھ ہمیں اتنی ضرور بھجوا دیجئے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ ان کے لئے جگہیں بھی مہیا کرنی ہوں گی۔ کہاں کہاں کتابیں رکھی جائیں کس طرح ان کو سلیقے سے رکھا جائے کہ وقت پر آسانی سے نکالا جا سکے۔ کام شروع کیا جائے تو جتنا کام ہوتا ہے اتنا آگے بھی بڑھتا ہے اور معاملہ اسی طرح ہمیشہ ارتقاء پذیر ہوتے ہیں۔ جتنا زیادہ آپ کام سمیٹنے کی کوشش کریں گے آپ فارغ نہیں ہوں گے۔ بلکہ کام بڑھنے کا اور کام بڑھے گا تو پھر آپ کو اور آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ اسی لئے میں نے پہلے خطبہ میں بھی یاد دہانی کرائی تھی، یہ نصیحت کی تھی کہ ایک بہت اہم دعا قرآن کریم نے ہمیں سکھلائی ہے اس کو ہرگز نہ بھولیں۔ خود بھی ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنے نائبین کو یا متعلقہ عہدیداروں کو بھی سمجھاتے رہیں کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا! ہم جب تیرے نزدیک اس لائق ہوں کہ اعلیٰ مرتبے تک پہنچیں اور تو ہمیں اس اعلیٰ مرتبے میں داخل فرما دے تو وہاں ٹھہرائے رکھنا تو مقصود نہیں ہے۔ ہم تجھ سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ تو مزید اگلے درجے کی طرف ہمارے قدم بڑھائے گا اور ایک ہی مرتبے پر نہیں ٹھہرے رہیں گے۔ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ کے ساتھ ہی یہ عرض کیا وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ۔ سچائی کے ساتھ اس مقام پر پہنچا اور سچائی کے ساتھ اسے نکال اور نیک اور اعلیٰ مقام تک پہنچا دے۔ اس کے لئے مددگار کی ضرورت ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم نے سمجھایا ہے۔ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔ روحانی مراتب ہوں یا علمی مراتب ہوں یا دنیاوی کوششوں کے ذریعہ حاصل ہونے والے مراتب ہوں سب جگہ ایک سلطان نصیر کی ضرورت ہے جو ہر شخص کو پیش آتی ہے۔ انبیاء کو بھی پیش آتی رہتی ہے۔ انبیاء کے روحانی مراتب کے لئے ان کو جبریلؑ سلطان نصیر کے طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ روح القدس عطا کی جاتی ہے اور دین کے دیگر مشاغل میں اور دیگر مقاصد کو پورا کرنے کے لئے فرشتوں کے علاوہ انسانی فرشتے بھی مہیا کئے جاتے ہیں اور ان کے لئے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ پیدا کئے جاتے ہیں تو آپ کو بھی سلطان نصیر کی بہرحال ضرورت ہے اور سلطان نصیر اندرونی بھی ہوتا ہے اور بیرونی بھی۔ اندرونی طور پر تو چند مثالیں میں نے دیں۔ بیرونی طور پر خدا تعالیٰ غیروں کے دلوں میں بھی اپنے پاک بندوں کی مدد کے لئے تحریک فرما دیتا ہے اور اچانک ضرورت کے وقت ایسی جگہ سے مددگار مہیا ہو جاتے ہیں جن کے متعلق انسان وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا۔ تو اس مضمون کو صرف دعا کے طور پر ادا نہیں کرنا بلکہ اس کی حکمت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پس آپ جب کسی عہدیدار کو تیار کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ اس کو سلطان نصیر مہیا کریں یا اس میں یہ صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ نوجوانوں میں سے یا بعض دفعہ ایسے بوڑھوں میں سے بھی بہت بڑے مددگار مل جاتے ہیں جو ریٹائر ہو گئے ہیں، اپنے کاموں سے فارغ ہو گئے ہیں اور ان کو زندگی کا کوئی اور مشغلہ درپیش نہیں، اور اگر جماعت ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو وہ ضائع ہو کر رفتہ رفتہ ایک بیکاری کی زندگی میں خدا کے حضور حاضر ہوں گے اور کوئی مومن پسند نہیں کرتا کہ بیکاری کی حالت میں اپنے رب کے پاس جائے۔ پس ایسے بوڑھے جو فارغ ہوں ان میں بعض دفعہ خدا تعالیٰ یہ تحریک پیدا فرماتا ہے اور یہ بھی دعاؤں کے نتیجہ میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تاکہ آخری سانس تک خدمت کا موقعہ ملے تو ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ سلطان نصیر پیدا کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ان کے لئے بھی یہ نصرت ہے جن سے خدمت لی جاتی ہے اور

سلطان نصیر کی یہ دعا دو طرفہ کام کرتی ہے

کیونکہ وہ لوگ جن کو پہلے دین کی خدمت کی عادت نہیں جب رفتہ رفتہ ان سے خدمت لی جاتی ہے تو ان کے اندر سے ایک نیا شعور پیدا ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں تو اب زندگی کا پتہ چلا ہے اس سے پہلے تو غفلت کی حالت میں وقت ضائع کیا اور ان کو زندگی کا لطف آنے لگ جاتا ہے پھر ان سے کام لینے والوں کو دعائیں دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ دین کی مدد کر رہے ہوتے ہیں اور دین ان کی مدد کرتا ہے اور ان کے اندر بھی وہ روحانی ترقی کا سفر شروع ہو جاتا ہے پس کا اس دعا میں ذکر موجود ہے تو تبلیغ کرنے کے لئے جب آپ کام شروع کریں گے۔ تبلیغ کے ساتھ جماعت کو متعارف کرائیں گے۔ آڈیو اور ویڈیو کے ذریعہ جماعت کو متعارف کرائیں گے تو لازماً اس کے نتیجہ میں یہ کام بڑھے گا اور کام بڑھے گا تو اس کام کو سمیٹنے کے لئے مددگار بھی چاہئیں اور کچھ خرچ بھی چاہیئے۔ اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت پیش آئے گی۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ آڈیو ویڈیو سے جماعت کو متعارف کرایا جائے۔ ان کو بار بار بتایا جائے کہ ہمارے پاس کیا نئی چیز آئی ہے اور کیا پہلی ایسی چیزیں ہیں جن سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو طلب شروع ہو جاتی ہے اور اس طلب کو پورا کرنے کے لئے جو مناسب مشینیں ہیں وہ موجود نہیں ہوتیں۔ جب تک آڈیو ویڈیو اچھے طریق پر وسیع پیمانے پر بنانے کرنے اور ان کو بڑھانے کا انتظام نہ ہو اس وقت تک خلا رہے گا۔ معلومات پہنچیں گی، طلب بھی پیدا ہو جائیگی لیکن طلب کو پورا کرنے کے لئے اگلا قدم نہیں اٹھا سکتے۔ اس کے لئے الگ ٹیمیں بنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ یہاں انگلستان کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بھی پروفیشنل کو جو فن کا ماہر ہو اس کے وقت کی اجرت دے کر ہمیں اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے رکھنا نہیں پڑا۔ ایسے نوجوان آگے آئے جن کا اس شعبہ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ غلطیاں بھی ہوئیں مگر رفتہ رفتہ سیکھا۔ رفتہ رفتہ نئے نئے آلے نئی نئی ایجادات ان کو مہیا کی گئیں اور اب خدا کے فضل سے یہ شعبہ بہت ترقی کر چکا ہے اور بہت ہی اعلیٰ سطح کی صلاحیتیں حاصل کر چکا ہے یہاں تک کہ پھر آڈیو کے بعد ویڈیو کو الگ کیا گیا۔ اس کے لئے ایک الگ شعبہ قائم ہوا اور اس نئے شعبہ میں خدا کے فضل سے حیرت انگیز ترقی ہوئی۔ نئے نئے رستے انہوں نے تلاش کئے۔ نئے نئے آلے ان کو مہیا کئے گئے یا انہوں نے طلب کئے تو رفتہ رفتہ یہ سب کام بڑھتا جا رہا ہے۔ پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ سلطان نصیر مہیا ہو رہے ہیں۔ ان کی ضرورتیں بھی پوری ہو رہی ہیں لیکن جماعت کے اوپر کوئی الگ بوجھ نہیں ہے۔ بناتے وقت تھوڑی سی محنت کرنی پڑتی ہے اس کے بعد انسان بے فکر ہو کر عمومی نگرانی کرتا ہے۔ پہلے بھی میں نے بارہا جماعت کو سمجھایا ہے کہ تخلیق کائنات کے متعلق قرآن کریم نے جو مضمون بیان کیا ہے اس پر غور کریں۔ چھ دنوں میں ساری کائنات کو پیدا کر کے اس کو درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ اور جب سب نظام خود کار آلوں کی طرح چل پڑا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ (سورۃ الاعراف: آیت: ۵۵) پھر خدا تعالیٰ عرش پر مستوی ہو گیا یعنی جس طرح جائزہ لینے کے لئے آفاقی نظر سے دیکھنے کے لئے کوئی بلند مقام پر فائز ہو اور صرف یہ دیکھ رہا ہو کہ کیسے چل رہا ہے یا اگر کہیں کوئی رخنہ پیدا ہو تو اس کے لئے سزا دینے والا یا مدد کرنے والا یا کمی پوری کرنے والا جو نظام مقرر ہے وہ مستعد ہے کہ نہیں۔ زمین اور آسمانوں کی تخلیق کے لئے (خدا تعالیٰ کے متعلق یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وقت مل گیا لیکن) توجہات فارغ ہو گئیں اور توجہات کے فارغ ہونے کا محاورہ قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ (سورۃ الرحمان: آیت ۳۲) اے دو بڑی بڑی وسیع طاقتوں اور بھاری لوگو! ہم تمہارے لئے فارغ ہوں گے۔ خدا کے لئے فراغت کے معنی ویسے تو نہیں ہوتے جیسے ہمارے لئے ہوتے ہیں لیکن بہرحال لفظ فراغت قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی استعمال فرمایا تو استوی علی العرش سے مراد میں یہی سمجھتا ہوں کہ ایک اچھا منتظم جب ایک کام کو چلا کر اور جاری کر کے روز روز کے کاموں کے دھندوں سے نجات حاصل کرے اور انسانی سطح پر فارغ کے جو معنی ہیں ان معنوں میں نسبتی طور پر فارغ ہو جائے تو اس کو پھر اور کاموں کی طرف متوجہ ہونے کا وقت مل جاتا ہے اور اس طرح نظام ہمیشہ ارتقاء پذیر رہتا ہے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ امراء کو بھی اس مضمون کو سمجھنا چاہیئے سب عہدیداران کو سمجھنا چاہیئے۔ بات سن کر اتنی سی بات پر عمل کر کے رسمی طور پر اس بات کا حق ادا کیا، گہرائی میں جا کر اس بات کا حق ادا نہ کیا ان دو باتوں میں فرق ہے۔ مومن وہ ہے جو رسمی طور پر حق ادا نہیں کرتا بلکہ اوامر اور نواہی میں گہرائی میں جا کر حق ادا کرتا ہے اور جو لوگ علم میں ڈوب کر اس کو سمجھتے ہیں، اس کے تقاضوں کو سمجھتے ہیں ان کا علم ترقی کرتا ہے۔ اس علم کے ذریعہ ان کو نئے نئے فوائد حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ بہرحال یہ بعض باتوں کے کچھ تھوڑا سا زیادہ تفصیل میں چلا گیا ہے، اصل مضمون کی طرف واپس آتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ عہدیداران کو خصوصاً امراء کو معلومات مہیا کرنے کے نظام کو بہتر بنانا پڑے گا اور خود دلچسپی لینی ہوگی اور گہری ذاتی دلچسپی لیں گے تو ان کو نئے نئے خیالات آئیں گے نئی نئی تجویزیں سوجھیں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالآخر ایک نہایت عمدہ خود کار نظام کی طرح تبلیغ کا یہ شعبہ چل پڑے گا۔ اور پھر وہ دوسری طرف توجہ کر سکیں گے

معلومات کے سلسلہ میں معلومات پہنچانے کی طرح معلومات حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس سے پہلے میں نے معلومات حاصل کرنے کے متعلق بعض باتیں سامنے رکھی تھیں۔ اب ایک عملی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ آپ جائزہ لیں کہ کتنے احمدی نوجوان، بوڑھے، مرد، عورتیں تبلیغ میں دلچسپی لیتے ہیں تو ہمیں لسٹیں آجاتی ہیں اور بڑی بڑی لمبی لسٹیں ہوتی ہیں۔ بعض ملکوں سے ہزاروں کی لسٹیں آئی ہیں۔ پاکستان سے ۷۰ ہزار کے قریب ایک لسٹ آگئی تھی

یا ایک لسٹ کی کئی قسطیں آئی ہیں جس سے پتہ چلا کہ گویا پاکستان میں اتنے احمدی دعوت الی اللہ کے کام میں دلچسپی رکھ رہے ہیں اور انہوں نے اپنے نام بھی لکھوائے ہیں۔ افریقہ کے ممالک سے، یورپ کے ممالک سے بھی نسبتاً چھوٹی چھوٹی فہرستیں مگر آتی ضرور رہیں۔ اگر یہ فہرستیں واقعۃً درست ہیں تو اس کے نتیجہ میں جو نتیجہ خیز کام ہونا چاہئیے وہ تو موجودہ نتائج کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ ہونا چاہئیے لیکن ایسی بات نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معلومات حاصل کرنے کا انداز بھی سطحی ہے اور جس طرح معلومات پہنچانے کے انداز میں بھی گہرائی چاہئیے معلومات کرنے کے انداز میں بھی گہرائی چاہئیے اور بامقصد کام ہونا چاہئیے۔ اب فہرستیں آپ اکٹھی کر لیں اور ان کو کسی فنڈ کا غذوں کے نیچے غرق کر دیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ رسمی طور پر آپ کے سر سے بوجھ اتر گیا۔ آپ نے مرکز کی ہدایت کو پورا کر دیا مگر وہ ہدایت کس کام آئی۔ ہمیشہ اپنے ذہن کو اس بات پر مستعد رکھا کریں کہ وہ نتیجے کی تلاش کیا کرے۔ صرف نتیجہ پیدا کرنے کے ذرائع کی تلاش نہ کرے بلکہ نتیجے پر دھیان رکھے۔

اگر نتیجہ نہیں نکلتا تو پھر قابلِ فکر بات ہے

کوئی نہ کوئی مرض لاحق ہے یا کوشش کرنے والے میں نقص ہے یا اس شخص میں نقص ہے ان لوگوں میں نقص ہے جن کے لئے کوشش کی جاتی ہے مگر نتیجہ اگر نہیں نکلتا تو تسکین سے بیٹھنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔ دعاؤں میں کمی ہے تو اس طرف توجہ دی جائے۔ اپنے کام یا طریق کار میں کچھ نقائص موجود ہیں تو ان کو ڈھونڈا جائے۔

یہ معلومات کا جو سلسلہ ہے اس میں معلومات حاصل کرنے کا بھی ایک جزو ہے اور اس میں بھی گہرائی یا سطحی انداز پائے جاتے ہیں۔ گہرائی سے میری مراد یہ ہے کہ جب آپ معلوم کرتے ہیں کہ کتنے آدمی تبلیغ میں دلچسپی لے رہے ہیں یا دلچسپی لینے کا وعدہ کرتے ہیں تو پھر فوری طور پر ان کی اگر روزانہ نہیں تو ہفتہ وار یا پندرہ روزہ نگرانی کا کام ساتھ ہی شروع کر دیا جائے۔ ان سے رابطے ہوں۔ ان کے پاس مرکزی نمائندے پہنچیں یا ان کے نمائندے پہنچیں۔ ان سے ملاقاتیں کریں۔ ان سے معلوم کریں کہ آپ نے جو یہ وعدہ کیا تھا اسے پورا کرنے کے کیا انداز ہیں۔ کیا طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ اب تک کے تجارب کیا کہتے ہیں۔ آپ نے کس طرح کام کو آگے بڑھایا ہے۔ اگر اس طور پر وہ چھان بین شروع کریں گے تو معلوم ہوگا کہ فہرستوں میں جو اکثر نام درج ہیں وہ فرضی سے ہیں یعنی نام حقیقی تو ہیں لیکن ان حقیقت میں کوئی گہرائی نہیں۔ ایک سطحی پتا ہے۔ کاغذ کی سطح پر نام درج ہو گئے اور وہیں ٹھہر گئے۔ عمل کی دنیا میں ان ناموں نے کوئی روپ نہیں دھارا۔ کوئی شکل اختیار نہیں کی۔ اس لئے وہ نام سطحی رہ جاتے ہیں۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس شعبے کو دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑے گا۔ اس جائزے کے دوران یہ معلوم کر لیا جائے کہ عملاً وہ کتنے احمدی ہیں جن کو تبلیغ کی دھن سوار رہتی ہے اور وہ بعض جگہ گنتی کے چند ملیں گے۔ بعض جگہ بیسیوں بھی مل سکتے ہیں۔ بعض جگہ سینکڑوں بھی لیکن اکثر صورتوں میں ایسے فعال احمدی جو دن رات تبلیغ کا دھندا کرتے ہیں وہ تعداد میں بہت کم ہیں۔ ان کی الگ فہرست بنائی جائے اور کسی کے سپرد کیا جائے کہ ان کے ساتھ رابطہ رکھو۔ ان کے حوصلے بڑھاؤ۔ ان کو کام کے نئے نئے طریق بتاؤ ان کی ساری ضرورتیں پوری کرو۔ ان کے ساتھ ان کے ارد گرد بسنے والے احمدیوں میں سے بعض نوجوان مددگار کے طور پر دو۔ اگر باقاعدہ عہدہ نہیں تو اپنی ٹیم کے سرداران کو بناؤ اور ان کے سپرد یہ کام کرو کہ بعض دوسروں کو بھی یہ تربیت دیں۔ یہ کام اگر شروع کیا جائے تو دراصل یہ وقتی کام ہے لیکن چونکہ ہم سب جز وقتی کام کرنے والے ہیں یعنی اپنے دوسرے کاموں کے علاوہ دین کا جز وقتی کام کرتے ہیں اس لئے بہت ہی مصروف آدمی کی ضرورت ہے۔ یعنی ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو مصروف رہنا جانتا ہو۔ جب میں نے مصروف لفظ کہا تو مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جو مصروف کے بغیر رہ نہ سکے۔ میرا جائزہ اور تجربہ یہ ہے کہ جب مصروف آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ ہو جاتے ہیں۔ فارغ وقت والے آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو نہیں ہوتے کیونکہ فارغ وقت والا ہوتا ہی وہی ہے جس کو اپنے وقت کی قیمت معلوم نہیں ہوتی اور وقت ضائع کرنا اس کی عادت بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر فارغ وقت آدمی کو پکڑنا ہے تو رفتہ رفتہ اسے مصروف رہنا سکھانا ہوگا اور اس کے لئے بعض دفعہ اس کے مطلب کی چیز اگر اس کے سپرد کی جائے تو اس سے رفتہ رفتہ اس کو کام کی عادت پڑ جاتی ہے۔ پس جب آپ اس شعبہ کے لئے کوئی آدمی تلاش کریں گے تو نظر ڈالیں۔ مختلف لوگ مختلف کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اللہ نے مختلف طبعی تقاضے ان کو عطا کئے ہوئے ہیں۔ صحیح آدمی کی تلاش کرنا، صحیح آدمی کو صحیح جگہ کام دلانا یہ سیادت کی ضروری باتیں ہیں اور ہر احمدی امیر سے میں توقع رکھتا ہوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ سیادت کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ پس اس رنگ میں اپنی صلاحیتوں کو ٹٹول کر باہر نکالیں اور ذاتی دلچسپی لے کر یہ معلوم کیا کریں کہ فلاں اچھے کام کے لئے فلاں شخص موزوں ہے کہ نہیں۔ پس مصروف آدمی کو تلاش کریں یعنی جو طبعاً اور فطرتاً کاموں کا عادی ہو اور ایسے شخص کو جب آپ دین کے کام دیتے ہیں تو بالعموم یہ ہوتا ہے کہ اس کی دوسری مصروفیتیں پیچھے ہٹنے لگ جاتی ہیں اور ان کی جگہ دین کے کام اس کے وقت کے اوپر قبضہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ شخص جو پہلے سمجھتا تھا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے وہ سمجھتا ہے کہ دوسری چیزوں کے لئے وقت نہیں ہے دین کے لئے وقت ہے تو اس طرح ساری قوم ترقی کرتی ہے۔ بہر حال ایسے آدمی کے سپرد کام کریں جو پیشہ آپ کو اس میں کھو دے۔ اس کو یہ لگن لگ جائے کہ یہ میرا کام ہے۔ وہ اسے رکھے پتہ کرے کہ یہ جو ہمارے مخلصین تبلیغ کر رہے ہیں ان کے کیا کیا طریق ہیں۔ پھر جو طریق اس کو پسند آئے اس سے دوسروں کو مطلع کرے۔ بعض دفعہ جلسے ہوتے ہیں جن میں مبلغین کے تجارب کے متعلق تقاریر ہوتی ہیں۔ جو لوگ سنتے ہیں ان کے دل پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ لیکن ایسے رسمی جلسے تو سال میں ایک دو مرتبہ ہوتے ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ساری جماعت ہفتہ وار ایسے جلسوں میں شامل ہو سکے لیکن ایک ذہین آدمی جب ایسے تبلیغ کرنے والوں کے واقعات سنتا ہے جن سے وہ متاثر ہوتا ہے تو اس کو خود چاہئیے کہ اس سے استفادہ کرنے کا بھی گر سیکھے۔ اس کو چاہئیے کہ مثلاً اپنے اخبار یا احمدیہ گزٹ یا احمدیہ کے نام سے کوئی چیز شائع ہوتی ہے یا رسالوں میں یا دیگر ممالک کے رسالوں میں ان دلچسپ اور دلکش انداز اختیار کرنے والے واقعات کو شائع کرے۔

پھر نوجوانوں کو اس کے ساتھ لگائے

ان کو کہیں کہ تم اپنے محلہ میں جہاں جہاں ناز ہوتی ہے وہاں دورہ کرو اور بیٹھ کر مجالس لگاؤ اور یہ باقاعدہ استاد و شاگرد [illegible] ایک دو اچھے تجربے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نئے جانب مہیا ہو سکتے ہیں یعنی انسان کو نئی نئی باتیں سوجھ سکتی ہیں اور ان پر عمل کر سکتا ہے۔ اور پھر نئے دلچسپ تجربے ظہور میں آ سکتے ہیں تو کام ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے اگر آپ کام کریں۔ جہاں کام بڑھ نہیں رہا وہاں اندر کچھ کمزوری ہے۔ وہ انسان جو خود اپنی ذات میں سکڑ رہا ہو۔ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے کام نہیں بڑھ رہے۔ جب کام بڑھیں گے تو انسان کی شخصیت بھی وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے پھیلتی چلی جاتی ہے وہ اپنی حدود سے باہر آ جاتی ہے اور اس کی نئی حدود قائم ہوتی ہیں۔ پس جماعتوں کی شخصیتیں بھی اسی طرح بڑھتی ہیں۔ جو جماعتیں مستعد ہیں ان کے اوپر آپ جو توجہ ڈالتے چلے جائیں وہ اور زیادہ مستعد ہوتی چلی جائیں گی اور کام بڑھتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ بڑے بڑے کاموں کے کارخانے قائم ہو جاتے ہیں اور کوئی پتہ نہیں لگتا، کوئی شور نہیں پڑتا۔ کوئی ہنگامہ نہیں ہے۔ کوئی [illegible] کے مطالبے نہیں ہیں کہ یہ کام آ پڑا یہ مہیا کرو۔ فلاں کام ہے یہ کام کرو مثلاً [illegible] کی جماعت ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے خدا کے فضل سے ارتقاء پذیر ہے اور اس جماعت پر خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ اگر کبھی چھوٹے چھوٹے فتنوں نے سر اٹھانے کی کوشش بھی کی تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عمومی طور پر ایسی بیدار مغزی عطا کی ہے کہ وہ فوراً ان پر غالب آ جاتی رہی اور اس وجہ سے اب وہاں ایک پورا بیداری نظام جاری ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خوبصورت کام کی تعریف یہ ہوتی ہے کہ وہ بے آواز ہو۔ ایسا [illegible] ہو۔ جو خود بخود جاری ہو جائے وہی اصل کام ہے۔

اب کائنات میں دیکھیں کہ ان گنت نظام جاری ہیں ان گنت قوانین ہیں لیکن دیکھیں کتنی خاموشی سے کام چل رہے ہیں۔ اتنی خاموشی سے کہ دیکھنے والے کو نیند آ جاتی ہے وہ غافل ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے یہاں کچھ نہیں رہا۔ درخت کے ایک پھل کے پکنے تک کے حالات پر غور کریں کتنے بے شمار قانون ہیں جو اس میں حرکت میں ہیں۔ کام کر رہے ہیں۔ ایک آم انسان نے اگر بنانا ہو تو سو بیں [illegible] کارخانے کی ضرورت پڑے گی۔ یعنی ان چیزوں سے بنانا ہو جن چیزوں سے خدا تعالیٰ نے آم بنا کر دکھا دیا ہے اور روزمرہ ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن چونکہ نظام بہت اعلیٰ درجے کا ہے اور بہت گہری سے

کارفرما ہے اس لئے اس کی آواز ہی نہیں آتی۔ مزہ چکھتے ہیں پھر بھی آواز نہیں آتی۔ پتہ ہی نہیں لگتا کہ یہ کیسے ہوا اور چیزیں کیا مہیا کی گئی ہیں تھوڑی سی مٹی ہے۔ پانی ہے۔ روشنی ہے اور ہوا ہے۔ یہ امریکہ کے یا روس کے اعلیٰ ترقی یافتہ سائنسدانوں کو مہیا کر دیں کہ یہ لو مٹی، یہ ہوا۔ یہ پانی اور یہ روشنی اور اس سے تم آم بھی بناؤ، امرود بھی بناؤ اور ہر قسم کی غذائیں پیدا کرو۔ گندم بھی اسی سے بنے۔ کچھ نہ کچھ تو سائنس دان آج کل بنا سکتے ہیں۔ ادنیٰ ادنیٰ معمولی معمولی کیمیاؤں سے وہ بڑی بڑی ترقی یافتہ کیمیاوی شکلیں بنا لیتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن ایک آم بنانے کے لئے کتنے کارخانوں کی ضرورت پڑے گی۔ کتنا شور برپا ہوگا۔ کتنی ہوا میں پلوشن (POLLUTION) ہوگی۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس سے فائدہ کتنا اور نقصان کتنا زیادہ ہوگا۔ ہم جتنے کام بھی کر رہے ہیں ان سے شور ہی اتنا پیدا ہو رہا ہے کہ اس سے ہی لوگوں کے اعصاب تباہ ہو رہے ہیں۔ اور فضا میں اتنی پلوشن ہو رہا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہم اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ترقی کی اعلیٰ حالتوں کی بجائے نسبتاً سادہ صورتوں کی طرف لوٹ جائیں یہ بہتر ہے یا اسی طرح آگے بڑھتے رہیں کیونکہ ہر کام جو انسان کر رہا ہے، ہر چیز جو انسانی صنعت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے ساتھ ساتھ ایسا فضلہ چھوڑ رہی ہے جس کا کوئی فائدہ مند استعمال نہیں ہے بلکہ وہ زہر پیدا کر رہا ہے۔ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے جو کارخانے بنائے ہیں ان کا فضلہ، اس کا ذرہ ذرہ دوبارہ صحیح مصرف میں استعمال ہو رہا ہے اور یہ صنعت کا کمال ہے۔ اب آم بنیں یا پھول بنیں یا اور پھل بنیں یا پتے بنیں یا شاخیں بنیں جو کچھ بھی بنتا ہے جب بھی کوئی چیز بنتی ہے اس میں کچھ زائد چیزیں بیکار چیزیں نکل کر فضا میں ادھر ادھر پھیل رہی ہوتی ہیں۔ یا زمین میں جذب ہو رہی ہوتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے زندگی کے تسلسل کے ذریعہ عام کیمیا کو احیائی کیمیا میں تبدیل کیا ہے اس کے لئے جو کارخانہ بنا ہوا ہے وہ دیکھنے میں ہر جگہ ایک جیسا ہی ہے۔ گھاس پھوس ہو یا جھاڑیاں ہوں یا درخت ہوں بنیادی طور پر سب ایک ہی قسم کا کارخانہ ہے اس میں آپ کوئی فرق محسوس نہیں کر سکتے۔ لیکن ہر قسم کی مختلف چیزیں وہ بنا رہے ہیں اور ہر ایک کا WASTE PRODUCT زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے اور ایسا حسین توازن ہے کہ ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جس کو آپ کہہ سکتے ہوں کہ یہ دراصل ہمیں ترقی کرنے کی سزا مل رہی ہے۔ مثلاً آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ ان دو چیزوں کا عمل زندگی کی کیمیا میں یا زندگی کی کیمیا گری کا سب سے نمایاں ہے اور ان دونوں کا توازن اتنا حسین طور پر قائم رہتا ہے کہ اس سے کسی قسم کا ENVIRO-NMENT کو، فضا کو یا زمین کو یا پانیوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا اور ہر چیز جو کچھ پھینک رہی ہے وہ کسی اور دوسری چیز کی بقا کے لئے کام آ رہی ہے تو یہ ہے خدا تعالیٰ کا کارخانہ جو خاموشی سے چلتا ہے۔ اتنی خاموشی سے چلتا ہے کہ سنائی نہیں دیتا اور جو کم نظر ہیں ان کو دکھائی بھی نہیں دیتا۔ جن کی بقاء کا سہارا بنا ہوا ہے وہ سمجھتے ہیں ہم خود ہی اپنی بقاء کا سہارا ہیں۔ یہ ساری چیزیں از خود ہو رہی ہیں تو اتنا عظیم الشان کارخانہ یہ دھوکا دینے لگ گیا کہ گویا از خود ہو رہا ہے یہ صنعت کاری کا کمال ہے۔ یہ انتظام کا معراج ہے اور اس پہلو سے میں چاہتا ہوں کہ

ہم ایک زندہ جماعت ہیں۔

اس کے غلام ہیں جس کو روحانی اور علمی معراج عطا ہوا۔ اس لئے ہم بھی اپنے کاموں کو درجہ معراج تک پہنچانے کے لئے کوشش کرتے رہیں اور خدا تعالیٰ نے جس طرح ہمیں نظام کائنات کو چلانا سکھایا ہے اسی طرح ہم اپنے نظام جماعت کو ترقی دیتے چلے جائیں اور اس ترقی کی کوئی آخری منزل نہیں ہے، یہ ہمیشہ جاری و ساری رہنے والا ہے جب ایک کام سے آپ فارغ ہوں گے تو دوسرا کام آپ کے سامنے آجائے گا۔ فراغت کا یہ معنی نہیں کہ بیکار بیٹھو۔ فراغت کا مطلب یہ ہے کہ ایک کام کو جاری کر دو۔ وہ خود کار آلے کی طرح چل پڑے۔ پھر اس کو لطف کے ساتھ دیکھو وہی تمہاری جزا ہے۔ پھر اپنے وقت کو دوسرے کام کے لئے استعمال کرو اور ایک اور کام اسی طرح جاری کر دو۔ غرضیکہ اس طریق پر اگر ہم اپنے کاموں کو آگے بڑھاتے رہیں تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کی منازل طے کرتی رہے گی۔

یہ باتیں تو دو تین ہی کہی ہیں لیکن ان کو تفصیل سے سمجھانا ضروری تھا۔ اس لئے پورے خطبہ کا وقت انہی ایک دو باتوں میں صرف ہو گیا۔ آئندہ انشاء اللہ اسی مضمون سے متعلق مزید کچھ باتیں بیان کروں گا۔ آخر پر دعا کی طرف پھر توجہ دلاتا ہوں کیونکہ میرا ایمان بھی ہے اور زندگی بھر کا تجربہ بھی یہی ہے کہ کسی کام میں دعا کے بغیر برکت نہیں پڑتی۔ دعا مانگیں اور دل ڈال کر دعا مانگیں۔ اپنی عاجزی اور بے کسی کو محسوس کرتے ہوئے دعا مانگیں اور ہمیشہ دعا مانگتے رہیں۔ دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت دے اور ہمارے خیالوں میں اور سوچوں میں برکت دے اور ہمارے خیالوں اور سوچوں کو عمل کی دنیا میں ڈھالنے کی توفیق ہمیں عطا فرمائے۔ پھر ان کاموں کو برکت دے اور اپنے فضل سے خود ان کو پھل لگاتا چلا جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہم نے بہت سفر طے کرنا ہے۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کی تھی کہ ہمیں کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ آج جو جماعت ہے یہ بالعموم اپنی زندگی میں ایک کروڑ نئے احمدی پیدا کر دے۔ اگر ہم اس مقصد کو حاصل کر لیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ کروڑ پھر ایک جگہ ٹھہرنے والے نہیں ہوں گے وہ دسیوں بیسیوں کروڑ بنیں گے اور بہت تیزی کے ساتھ دنیا میں روحانیت کا آخری انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۱۲ جنوری ۹۲ء کو مکرم عبدالباسط صاحب فضل قادیان ابن مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل سابق ایڈیٹر بدر قادیان کی تقریب شادی کے موقعہ پر تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اگلے روز موصوف شاہجہانپور یو۔پی بارات کے ساتھ روانہ ہوئے مورخہ ۱۵ جنوری کو مکرمہ جبین بشریٰ صاحبہ بنت مکرم محمد معیز الدین صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۸ جنوری کو مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل کی طرف سے مسنون دعوت ولیمہ کیا گیا جس میں قریباً تین صد مرد و زن کو مدعو کیا گیا۔

اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ۔ (ادارہ)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم صلاح الدین چوہدری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۲-۱-۹ کو دو بچیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "زین العابدین" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر اہلیہ عزیز صلاح الدین چوہدری کی طرف سے اعانت بدر میں ۲۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۲۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ زچہ بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نومولود مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش مرحوم کا پوتا اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش کا نواسہ ہے اور تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

خاکسار جلال الدین نیر ناظر بیت المال آمد قادیان۔

اعلان نکاح

مکرم برادرم شیراحمد عامر ابن مکرم عبدالمجید صاحب ساکن ربوہ (پاکستان) کا نکاح عزیزہ امۃ الحی نگہت بنت مکرم ملک محمد اعظم صاحب ساکن ربوہ (پاکستان) کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۹۱-۱۲-۲۲ کو نماز مغرب و عشاء کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے جلسہ گاہ قادیان میں پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث خیر و برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

قادیان میں حضور انور کی مصروفیات بقیہ ص ۲

واپسی پر راستہ میں امریکہ سے آئے ہوئے دو افراد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصافحہ کا شرف بخشا۔

سکھ فیملیز روزانہ صبح سویرے اپنے بچوں سمیت گھروں کے سامنے اس بات کے منتظر ہوتے ہیں کہ کب حضور یہاں سے گذریں اور کب وہ حضور کا دیدار کر سکیں اور انہیں سلام کریں۔ ایک سکھ فیملی جس کا ایک چھوٹا بچہ جو پہلے بھی حضور اقدس کی شفقت حاصل کر چکا ہے، اس فیملی کے دو سکھ حضرات اپنے بچے کو لے کر آگے بڑھے اور حضور کی خدمت میں مصافحہ کے لئے حاضر ہوئے، اور اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ حضور انور نے کمال شفقت سے اس بچے کو پیار کیا جس پر بچے کے والدین کی خوشی کا اظہار قابل دید تھا۔ وہ اس خوش بختی پر پھولے نہ سماتے تھے۔

حضور اقدس احمدیہ چوک سے ہوتے ہوئے ساڑھے سات بجے واپس دار المسیح تشریف لائے اور [illegible] کے مکان کی ڈیوڑھی میں سے ہوتے ہوئے اندر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے سے لے کر پونے دو بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جموں کشمیر، سرحد، صوبہ سندھ، پنجاب پاکستان اور آزاد کشمیر کے احباب و خواتین سے حسب پروگرام مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں ملاقات فرمائی۔

ڈیڑھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

چار بجے شام سے لے کر پونے چھ بجے شام تک اڑیسہ۔ بہار۔ دہلی۔ یوپی۔ راجستھان۔ مہاراشٹر کے مردوں اور راجستھان۔ مہاراشٹر۔ گجرات اور مدھیہ پردیش کی خواتین نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔

چھ بجے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور مسجد اقصیٰ میں رونق افروز ہوئے اور علمی سوال و جواب کی صورت میں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔

رات ساڑھے آٹھ بجے تا سوا دس بجے آندھرا پردیش، کرناٹک اور کیرلہ کے مرد حضرات کی ملاقات ہوئی۔

۲۶ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات

نماز فجر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں صبح چھ بجکر بائیس منٹ پر ادا کی گئی۔ ۷ بجے حضور بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اس موقع پر صاحبزادی فائزہ - صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب صاحبزادی یاسمین رحمان مونا صاحبہ اور صاحبزادی عطیۃ المجیب صاحبہ اور سمیرا احمد بنت مرزا نعیم احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھیں۔ حضور انور نے حسب معمول سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کی اس کے بعد احاطہ خاص میں قبروں پر دعا کرنے کے بعد حضور باہر تشریف لے آئے اور بہشتی مقبرہ میں دیگر قبروں کے کتبات دیکھتے ہوئے زیر لب دعائیں کرتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ اپنے نانا حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب کی قبر پر گئے اور دعا کی۔ اس کے بعد حضور دیگر مختلف قبروں کی تختیاں دیکھتے ہوئے احاطہ بہشتی مقبرہ سے باہر تشریف لائے۔ گیٹ کے باہر کثیر تعداد میں مرد و زن اپنے آقا کو ایک نظر دیکھنے کے منتظر تھے اور ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا سے محبت کے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ حضور نے ان سب کو السلام علیکم کہا اور ہاتھ ہلاتے ہوئے ناصر آباد کی گلی میں سے ہو کر جلسہ گاہ سے ہوتے ہوئے احمدیہ چوک کی طرف روانہ ہوئے تو رستے میں ایک ہندو فیملی اپنے گھر کے دروازے کے باہر ہاتھ باندھے حضور کو ایک نظر دیکھنے کے لئے کھڑی تھی۔ جونہی حضور قریب سے گذرے تو ان سب نے اپنے ہندوانہ طریق پر ہاتھ باندھ کر سلام کیا حضور ایدہ اللہ نے بچوں اور بچیوں کے والد سے ہاتھ ملایا تو منظر قابل دید تھا بچوں کی والدہ جو ساتھ ہی کھڑی تھی اس سے اتنا متاثر ہوئی کہ وفور جذبات سے اسکی سسکیاں نکلنے لگیں۔

قادیان کے غیر مسلم لوگوں سے حضور کی محبت و شفقت کے سلوک نے ان لوگوں کے دلوں میں بیحد عقیدت و محبت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔

ساڑھے سات بجے حضور واپس دار المسیح تشریف لے آئے۔

تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ

تاریخی جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کا افتتاح فرمانے کی غرض سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح دس بجکر پانچ منٹ پر اپنے خدام کے ہمراہ دار المسیح سے نکل کر جلسہ گاہ کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب معمول تیز تیز قدم اٹھاتے جونہی جلسہ گاہ میں پہنچے تو فضا فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

دس بجکر بیس منٹ پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور انور کے ساتھ ناظر اعلیٰ صاحب قادیان، وکیل اعلیٰ صاحب ربوہ، ناظر اعلیٰ صاحب ربوہ اور دیگر تمام ملکوں کے امراء، صدران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ، لوائے احمدیت کے لہرانے کی تقریب میں شامل ہوئے۔ حضور اقدس نے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد ہاتھ اٹھائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

تلاوت و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا (اس کی تفصیل گزشتہ اشاعت میں آچکی ہے)۔ دعا کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور حضور پیدل گھر تشریف لے گئے اور دو بجے دوبارہ تشریف لاکر جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر ادا کیں۔

افتتاحی اجلاس میں حاضرین کی تعداد ستر ہزار افراد سے زائد تھی اور جلسہ گاہ کا احاطہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جالندھر اور دہلی ٹی وی کی خبروں میں جلسہ کے متعلق خبر تین منٹ تک دکھائی گئی۔

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۱ء

نماز فجر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر بیس منٹ پر مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ ساری نماز انتہائی سوز میں ڈوبی ہوئی تھی۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سات بجے حسب معمول سیدنا حضرت امیر المومنین بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر اور حضرت خلیفۃ اول اور اپنی والدہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ کی قبر پر دعا کرنے کے بعد قطعہ خاص سے باہر تشریف لائے اور حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب کی قبر پر دعا کی۔

بہشتی مقبرہ سے نکل کر حضور ایدہ اللہ الودود نور منت اور جلسہ گاہ کے قریب سے گذر کر مین روڈ پر سے ہوتے ہوئے ڈپٹی شریف صاحب کی کوٹھی کے اندر گئے اور وہاں پر ٹھہرے ہوئے مہمانان جلسہ سالانہ سے گفتگو فرمائی اور انہیں شرف مصافحہ بخشا۔

واپسی پر جب حضور مین روڈ سے آ رہے تھے تو حسب معمول سکھ فیملی جن کے پیارے سے بچے کو حضور ہر روز کی سیر میں پیار کرتے رہے ہیں آج بھی ادب کے ساتھ آگے بڑھے اور سلام کیا۔ بچے کو حضور اقدس نے پیار کیا اور حضور کے ہمراہ حضور کے خاندان کی خواتین نے بھی باری باری بچے کو پیار کیا۔ اس بچے کی عمر کوئی تین سال کے قریب ہے۔ اس نے حضور اقدس کو ہاتھ باندھ کر اپنے معصومانہ پیارے سے انداز میں جھک کر سلام کیا جس سے تمام احباب بہت محظوظ ہوئے۔

یہاں سے واپس احمدیہ چوک سے ہوتے ہوئے پونے آٹھ بجے کے قریب حضور واپس دار المسیح تشریف لے آئے۔

ڈیڑھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ پڑھانے کے لئے دار المسیح سے جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔

نماز جمعہ و عصر کی نمازوں سے فراغت کے بعد حضور اقدس واپس دار المسیح تشریف لے آئے۔ ساڑھے تین بجے سے چار بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تیرہ اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیا۔

اس کے بعد حضور خواتین سے خطاب فرمانے کے لئے زنانہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ عورتوں سے خطاب فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس دار المسیح تشریف لے آئے۔ ادائیگی نماز مغرب و عشاء کے لئے حضور دوبارہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ اور نمازیں پڑھائیں۔

رات ساڑھے آٹھ تا سوا دس بجے حضور نے پاکستان سے آنے والے ان تمام مہمانان کو جو اس سے قبل اجتماعی ملاقات میں شامل نہیں ہو سکے ان سے ملاقات فرمائی۔ فلو کی وجہ سے حضور کی طبیعت اگرچہ آج بھی کافی متاثر رہی جس کا اظہار حضور کی آواز سے محسوس ہوتا تھا۔ لیکن تمام جماعتی مصروفیات حضور ایدہ اللہ معمول کے مطابق تسلسل سے ادا کرتے رہے۔

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

چھ بجکر بیس منٹ پہ نماز فجر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ

میں پڑھائی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس گھر تشریف لے گئے۔

سات بجے حضور اقدس حسب معمول بہشتی مقبرہ گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور اپنی والدہ محترمہ سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ کی قبر پر دعا کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے بائیں جانب سے گذر کر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش کے گھر کے سامنے سے ہوتے ہوئے احمدیہ چوک کی طرف گئے اور وہاں سے دار المسیح واپس تشریف لے آئے۔ پھر حضور اقدس دفتر میں دفتری امور کی انجام دہی کے لئے تشریف لائے اور بعض انفرادی ملاقاتیں کیں۔ ایک بجے سے ڈیڑھ بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پریس کے نمائندگان ملنے کے لئے آئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔ ڈیڑھ بجے درج ذیل چار معزز افراد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آئے۔

1۔ مسٹر آر۔ایل بھاٹیہ ممبر پارلیمنٹ اینڈ جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی۔

2۔ اشونی سیکری ایم ایل اے بٹالہ

3۔ پنڈت رام رتن شرما ڈسٹرکٹ پریذیڈنٹ جنتا دل۔

4۔ منوہر لال شرما سابق جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی حال پرنسپل (کٹاس) والا خالصہ ہائر سیکنڈری سکول۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دار المسیح سے پیدل جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں پر حضور نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں اور بعد ازاں جلسہ سالانہ میں اپنا اختتامی خطاب فرمایا جو چھ بجے تک جاری رہا۔ اجتماعی دعا اور جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو الوداع کہنے کے بعد حضور دار المسیح تشریف لے آئے۔ شام سات بجے نماز مغرب و عشاء حضور کی اقتداء میں جلسہ گاہ میں ادا کی گئیں جس کے بعد حضور نے چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور کے ہاتھ پر چالیس افراد نے احمدیت قبول کی اور حضور نے ان کی بیعت لی۔

صد سالہ جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاریخی جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز اختتامی اجلاس میں خطاب فرمانے کے لئے دار المسیح سے پیدل جلسہ گاہ تشریف لائے۔ سب سے پہلے نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ اس کے بعد ایک جنازہ حاضر اور ۔ جنازہ غائب کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائیں۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹھیک تین بجے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے لئے تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعرۂ تکبیر۔ اسلام۔ احمدیت۔ قادیان دار الامان۔ درویشان قادیان۔ اسیران راہ مولیٰ۔ شہیدان احمدیت اور مرزا غلام احمد کی جے۔ کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ تلاوت اور نظموں کے بعد پونے چار بجے مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ نے حضور کی اجازت سے ڈائس پر آکر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پاکستان کے طلباء و طالبات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے پر طلائی تمغہ جات کی تقسیم کی گیارھویں تقریب کا اعلان کیا جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 13 طلباء و طالبات یا ان کے نمائندگان کو اپنے دست مبارک سے طلائی تمغوں کی سندات عطا فرمائیں۔ اس تقریب کے بعد مکرم عطاء الواحد صاحب (کینیڈین احمدی) نے کینیڈا کے وزیر اعظم اور کینیڈا کے صوبہ ONTARIO کے وزیر اعلیٰ کے پیغام جو انہوں نے صد سالہ تاریخی جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے موقعہ پر ارسال کئے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد حضور اقدس نے بطور خاص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب کی کرسی سٹیج پر آگے کر کے رکھوائی تا کہ حاضرین جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی زیارت کر لیں ——— اسی طرح سے فرمایا کہ ایک صحابیہ جن کی عمر ایک سو سال ہے ان کی کرسی زنانہ جلسہ گاہ میں سٹیج پر رکھی گئی ہے۔ حاضرین کو مخاطب کر کے حضور اقدس نے فرمایا کہ ان وجودوں کو اچھی طرح سے دیکھ لیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں سو سال تک اس گواہ کو قائم رکھا اور آج یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ چار بجکر پانچ منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب شروع ہوا۔ حضور کا خطاب سننے کے لئے ایک بڑی تعداد میں سکھ و ہندو اور غیر از جماعت مسلمان بھی جلسہ میں شامل ہوئے اور دوران خطاب گورو بابا نانک جی مہاراج اور حضرت کرشن جی کی اور حضرت مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے لگتے رہے۔ علاوہ دیگر نعروں کے حضور نے "واہے گورو اللہ اکبر" کے نعرے بھی لگوائے۔

حضور کے اس عظیم الشان خطاب کا غیر مسلم حاضرین کے چہروں پر انتہائی خوش گوار اثر دکھائی دیتا تھا۔ آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قادیان کی بستی سے جماعت احمدیہ کو خواہ دنیا کے کسی خطہ میں بستی ہو ایک محبت ہے اور قادیان میں میرا یہ پہلا سفر تو ہے آخری نہیں۔ خدا کرے کہ میں پھر یہاں آؤں۔ اور خدا کرے کہ ہم دس دس بیس بیس لاکھ کے جلسے یہاں منانے لگیں یہ وہ سرزمین ہے جس میں اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جانے والی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں درویشان قادیان اور اسیران راہ مولیٰ پاکستان کی محبوبتوں میں گرفتار بیوں کو خصوصی طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کی تاکید فرمائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ حضور نے تمام حاضرین جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی زبان میں "مبارک سو مبارک" دی۔

شام کے دس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کے بعد تمام احباب کو خدا حافظ کہا اور فلک شگاف نعروں کی گونج میں انتہائی کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مورخہ 29 دسمبر ۱۹۹۱ء نماز فجر حضور کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں چھ بجکر بیس منٹ پر ادا کی گئی ادائیگی نماز فجر کے بعد حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ جہاں پر حضور اقدس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت ام طاہر سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ کی قبروں پر دعا کی قطعہ خاص سے نکل کر حضور مختلف قبروں پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعض قبروں کی اس سلسلہ میں نشاندہی کی۔

بہشتی مقبرہ سے نکل کر حضور ایوان خدمت کے سامنے سے گذر کر دائیں طرف مڑے اور جلسہ گاہ کی بائیں جانب سے ہوتے ہوئے بشیر احمد خادم صاحب کی درخواست پر ان کے گھر چند لمحوں کیلئے گئے راستہ میں بعض لوگوں سے مصافحہ بھی کیا۔ یہاں سے حضور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش کے گھر تشریف لے گئے۔ چند منٹ رکنے کے بعد حضور باہر نکلے اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی کے قریب والی سڑک سے ہوتے ہوئے ڈپٹی شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر گئے جہاں پر جلسہ سالانہ کے کیمرنگ۔ آسٹریلیا اور سویڈن جماعت کے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضور نے ان سے گفتگو فرمائی اور شرف مصافحہ بخشا۔ ان مہمانوں سے ملنے کے بعد سامنے والی کوٹھی جس میں صوبیدار رام سنگھ کے اہل خانہ رہتے ہیں تشریف لے گئے۔ صوبیدار رام سنگھ کے بڑے لڑکے نے حضور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور نے اس سے گفتگو فرمائی یہاں سے حضور انور نے احمدیہ محلہ کی طرف رخ کیا اور راستے میں ماسٹر دوندر سنگھ اور ان کے بچے سے ملاقات کی۔ احمدیہ چوک سے ہوتے ہوئے حضور واپس دار المسیح تشریف لے آئے۔

مجلس مشاورت جماعت احمدیہ بھارت کا پہلا اجلاس 30-10 سے بجکر 05-1 تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں مکرم شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے حضور انور کے ساتھ سٹیج پر بیٹھتے ہوئے مشاورت کے کاموں میں مدد کی اور سب کمیٹیوں کی ترتیب دینے میں معاونت کی یہ اجلاس جلسہ گاہ میں ہی کھلی جگہ میں منعقد ہوا۔ مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس مسجد اقصیٰ میں ۰۵-۲ بجے شروع ہوا اور شام ۶ بجے تک جاری رہا۔ یہ آخری اجلاس تھا۔ جس دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ ساڑھے نو بجے سے سوا دس بجے تک کشمیر سے آئے ہوئے احباب سے حضور نے اجتماعی ملاقات فرمائی۔

مورخہ 30 دسمبر ۱۹۹۱ء چھ بجکر بیس منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب معمول دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ دعا کرنے کے بعد حضور ایوان خدمت کے سامنے سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش کے گھر کے سامنے سے گذرے جہاں پر حضور نے باہر کھڑے بچوں کو پیار کیا پھر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی کے باہر سے ہوتے ہوئے ڈپٹی شریف صاحب کی کوٹھی پر وہاں ٹھہرے ہوئے مہمانوں سے ملاقات کی یہاں سے حضور واپس ہوئے اور راستہ میں سڑک کے دائیں بائیں کھڑے ان مہمانوں سے جو جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد اب واپس گھروں کو جا رہے تھے مصافحہ و ملاقات فرماتے ہوئے احمدیہ چوک سے ہو کر دار المسیح میں داخل ہوئے۔

صبح دس بجے سے بارہ بجے تک حضور اقدس نے ربوہ سے آئے ہوئے ناظران اور وکلاء صاحبان سے ملاقات فرمائی۔

ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر حضور اقدس کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئیں۔ بعد ظہر حضور انور تقریباً ۲ بجے دفتر تشریف لائے اور بعض انفرادی ملاقاتیں کیں اور دفتری کام سرانجام دیئے ادائیگی نماز مغرب و عشاء کے بعد پونے آٹھ بجے بعض غیر ملکی معززین کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں حضور اقدس نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور مدعوین سے گفتگو فرماتے رہے۔ ساڑھے نو بجے حضور انور ان مہمانوں سے رخصت لے کر گھر تشریف لے آئے۔

31 دسمبر ۱۹۹۱ء بعد ادائیگی نماز فجر حضور اقدس حسب معمول بہشتی مقبرہ کی سیر کے لئے سات بجے دار المسیح سے نکلے اور سب سے پہلے بہشتی مقبرہ میں دعا کرنے کیلئے گئے دعا سے فارغ ہونے کے بعد راستہ میں احباب سے جو کہ قطاروں میں ایستادہ تھے مصافحہ و معانقہ فرماتے ہوئے حضور بہشتی مقبرہ سے باہر تشریف لائے اور گذشتہ روز والے راستہ سے ہوتے ہوتے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش کے مکان کے دروازہ پر چند منٹ رکے اور بچوں کو پیار کیا۔ یہاں سے آگے چل کر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی کے قریب چوگی سے بائیں طرف مین سڑک پر سیر کرتے ہوئے ریلوے گیسٹ ہاؤس والی سڑک سے گذرے ریلوے روڈ پر سردار ستنام سنگھ صاحب

باجوہ کی کوٹھی کے جب پاس پہنچے تو حضور ان سے ملنے کے لئے اندر تشریف لے گئے۔ یہاں سے نکل کر حضور سیر کرتے ہوئے نور بلڈنگ کے نزدیک پہنچے۔ تھانہ قادیان پار کرنے کے بعد دائیں جانب سے اچانک ایک ادھیڑ عمر سردار جی سنگھ احتراماً ہاتھ باندھے حضور کی طرف آئے حضور نے انہیں مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا جس پر انہوں نے حضور کو کہا کہ "ابھی آپ کا ذکر خیر ہو رہا تھا آپ نے بڑی بندگی کی ہے"۔ اس پر حضور اقدس نے انہیں دوبارہ گلے سے لگا لیا اور چند باتوں کے بعد وہاں سے براستہ ریتی چھلہ محلہ احمدیہ کی جانب رخ کیا بازار میں جگہ جگہ مہمانان جلسہ جواب واپس تشریف لیجا رہے تھے ان کو حضور نے شرف مصافحہ بخشا راستہ میں حکیم سورن سنگھ صاحب جگنبیوں نے کافی تعداد میں جلسہ سالانہ کے مہمان اپنے ہاں ٹھہرائے ہیں کے لڑکے کا عبد الحفیظ صاحب باڈی گارڈ نے حضور کو تعارف کروایا جس پر حضور انور نے ان کو گلے سے لگا لیا۔ جب یہ سیر کا قافلہ احمدیہ چوک کے قریب پہنچا تو میجر محمود صاحب نے حضور کو یہ دلچسپ بات سنائی کہ کل کچھ سردار یہ کہتے ہوئے سنے گئے ہیں "قوم ہووے سکھ تے لیڈر ہووے مرزا صاحب جیہا مزا آ ونداا ہے" اس بات سے حضور بہت محظوظ ہوئے۔ پھر حضور راستہ میں کھڑے لوگوں کو سلام کرتے ہوئے دار المسیح میں داخل ہو گئے۔

دس بجے سے گیارہ بجے تک حضور نے پاکستان کے مبلغین و مربیان اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ طلباء معلمین وقف جدید سے ملاقات کی۔ مغرب وعشاء کی نمازیں ساڑھے چھ بجے حضور اقدس کی اقتداء میں ادا کی گئیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک جرمن دوست نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضور نے انگریزی میں ان کی بیعت لی۔ اس کے بعد حضور السلام علیکم کہہ کر گھر تشریف لے گئے۔

وتروں کی ادائیگی کے بعد حضور کے ارشاد کے مطابق مکرم راویل بخاری صاحب جو تاتاری روسی احمدی ہیں اور مصنف اور شاعر بھی ہیں نے احباب جماعت کو روس کے حالات اور وہاں کی معلومات پر مبنی تقریر کی۔

مورخہ یکم جنوری ۱۹۹۲ء نماز فجر چھ بجکر بیس

منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ آج نماز کی پہلی رکعت میں حضور نے للہ ما فی السموات وما فی الارض ... اور دوسری رکعت میں ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنہار ... کی تلاوت فرمائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد تمام احباب کو حضور نے نئے سال کی مبارکباد دی اور فرمایا کہ "ہندوستان میں نئے سال کے پہلے دن پہلی باجماعت نماز آپ سب کو بہت مبارک ہو۔ خدا کرے کہ قادیان سے یہ نور نکل کر ساری دنیا میں پھیلے۔ اس کے بعد حضور حسب معمول بہشتی مقبرہ میں تشریف لے گئے اور قطعہ خاص میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے مزار مبارک اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور اپنی والدہ محترمہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ کی قبر مبارک پر دعا کی۔ قطعہ خاص سے نکل کر حضور نے اپنے نانا جان حضرت سید عبد الستار شاہ صاحب اور دو اور قبروں پر دعا کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت فلو کے اثر کی وجہ سے ٹھیک نہیں تھی اس لئے آج لمبی سیر نہیں کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ سے باہر تشریف لائے اور ایوان خدمت کے قریب سے گذر کر احمدیہ چوک کی طرف آئے راستہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آئے ہوئے افریقن وفد کے ایک ممبر کو حضور اقدس نے جا کر حال احوال دریافت فرمایا۔ احمدیہ چوک سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دار المسیح تشریف لائے۔ دار المسیح میں داخل ہونے سے قبل مقصود الحق صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آج واپس جرمنی روانہ ہونے کی اجازت چاہی۔

★ صبح گیارہ بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

★ شام پانچ بجے ہندوستان کے تمام مبلغین و معلمین اور مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کو شرف ملاقات عطا فرمایا اور گروپ فوٹو کھنچوائیں۔

مورخہ ۲ جنوری ۱۹۹۲ء نماز فجر چھ بجکر بیس

منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی سات بجے حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دعا کی غرض سے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ دعا سے فراغت کے بعد حضور سیر کیلئے تشریف لیجانے تک تو پاکستان سے آئے ہوئے مہمانان جو بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں چھولداریوں میں ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے حضور اقدس سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ان پاکستانی مہمانوں کا قافلہ آج تھوڑی دیر بعد روانہ ہونے والا تھا اور یہ مہمانان اپنے آقا سے جدائی کے خیال سے جذبات سے مغلوب اور آبدیدہ ہو رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایوان خدمت کے سامنے سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ کے راستہ سے احمدیہ چوک کی طرف گئے۔ آج کی سیر بھی مختصر تھی اور حضور انور کے چلنے کی رفتار بھی تیز نہیں تھی۔ احمدیہ چوک سے دار المسیح پہنچ کر حضور انور اپنے خاندان کے افراد سے ملنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدائش والے کمرے کے سامنے والے صحن میں پہنچے۔ یہاں پر اور اسی طرح بیت الدعا کے سامنے والے صحن میں اپنے خاندان کے افراد سے ملاقات کی اور ان سے مصافحہ ومعانقہ فرمایا۔ ان تمام افراد کو آج پاکستان واپس روانہ ہونا تھا۔ اسکے بعد حضور انور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے گھر کے دروازہ سے اپنے گھر تشریف لے گئے۔

نماز ظہر وعصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئیں۔

ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وکیل اعلیٰ ربوہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر بیت المال قادیان مکرم محمد احمد حاف صاحب اور ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن مکرم ہادی علی صاحب کو دفتری ملاقات کیلئے بلایا۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

حضور انور کی طبیعت فلو کی وجہ سے جسکا اثر گلے پر خاص طور پر تھا علیل تھی۔ ساڑھے چھ بجے حضور اقدس نے نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز عشاء کے بعد حضور دفتر میں تشریف لائے اور چوہدری آفتاب احمد صاحب آف لندن کی اہلیہ کی شدید علالت پر فکر کا اظہار کیا اور اس سلسلہ میں ان کے مناسب علاج اور نگہداشت سے متعلق ڈاکٹر مبارک احمد صاحب اور ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کو ہدایات دیں۔ ایک گھنٹہ تک حضور انور اس سلسلہ میں دفتر میں تشریف فرما رہے۔

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۹۲ء

نماز فجر چھ بجکر بیس منٹ پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی۔

سات بجے کے قریب حسب معمول حضور اقدس دعا کیلئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے حضور انور کی صاحبزادیاں اور صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب بھی ہمراہ تھے۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزار مبارک پر اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور اپنی والدہ محترمہ سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ کی قبروں پر دعا کی۔ اس کے بعد حضور نے تین اور قبروں پر دعا کی۔

بہشتی مقبرہ میں دعا سے فارغ ہونے کے بعد گذشتہ چند روز کی طرح ایوان خدمت کے سامنے سے گذرے راستہ میں مختلف لوگوں سے مصافحہ کرتے ہوئے احمدیہ چوک سے گذر کر دار المسیح میں واپس تشریف لائے۔

ڈیڑھ بجے اس سال کی پہلی نماز جمعہ پڑھانے کیلئے حضور اقدس مسجد اقصیٰ تشریف لائے عبد الرشید صاحب باشا نے اذان دی خطبہ جمعہ کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں جس کے بعد حضور انور گھر تشریف لے گئے۔

شام پانچ بجکر پینتیس منٹ پر جالندھر ٹی وی سے نصف گھنٹہ پر مشتمل جلسہ سالانہ کے متعلق ٹی وی رپورٹ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر کے چیدہ چیدہ حصے اور دیگر مقررین کی تقاریر کے بعض حصوں کے علاوہ جلسہ میں شرکت کرنے والے غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر و انٹرویو پر مشتمل عمدہ رنگ میں پروگرام نشر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ٹی وی رپورٹ خود بھی ٹی وی پر دیکھی اور اسے سراہا۔

سوا چھ بجے کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ جو صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے اور بقضائے الٰہی دو روز قبل قادیان میں وفات پا گئے ان کی نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر صاحب کے صحن میں تشریف لا کر پڑھائی۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے حضور ساڑھے چھ بجے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں ایک نکاح ہوا اور نکاح کے ایجاب وقبول اور دعا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔

(باقی)

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

مولا کریم کے فضل وکرم سے عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ سلمہا جنکا نکاح قبل ازیں جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء کے ایام میں بمقام قادیان ہمراہ عزیز مکرم سید وسیم احمد صاحب حسینی Agrid Engineer آف بیجبہاڑہ سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھایا مورخہ ۱۲ کو مکرم میر غلام رسول صاحب آف یاری پورہ کی رہائش گاہ پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس موقعہ پر حسب دستور تلاوت قرآن کریم اور منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سننے کے بعد اجتماعی دعا بھی ہوئی۔ برات میں اکثر غیر از جماعت معززین شامل تھے اور اس تقریب کا نہایت ہی اچھا اثر لیا۔ مورخہ ۱۳ کو مکرم ومحترم مرحوم سید محمد شاہ صاحب حسینی کے دولتخانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام تھا۔ اس موقعہ پر کئی غیر از جماعت آفیسران بھی موجود تھے۔ تبادلہ خیالات اور تبلیغی موقعہ فراہم ہوا۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو ہر جہت سے کامیاب اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اس موقعہ پر مبلغ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے۔

خاکسار عبد الحمید ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی تعلیمی تبلیغی مساعی

لجنہ اماء اللہ بریلی

:- مکرمہ نسیم خاتون صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ بریلی رقمطراز ہیں کہ جنم اشٹمی کے موقعہ پر خاکسار کو انروہیل کلب میں بلایا گیا۔ جہاں وطن کی ایکتا کا پروگرام تھا۔ خاکسار کچھ بچوں اور پڑوس کی عورتوں کے ساتھ کلب میں گئی۔ سب سے پہلے ایک ممبر کلب نے حضرت کرشن جی کی اتحاد کی تعلیم پر تقریر کی اسی طرح حضرت رام چندر اور بابا نانک کی سیرت و تعلیمات پر تقاریر ہوئیں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیمات پر روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔ جس میں گرنتھ اور گیتا کا حوالہ بھی دیا۔ آخر پر خاکسار کے زیر تبلیغ ایک ہندو لڑکی نے سورۃ فاتحہ مع ترجمہ سنائی جسے تالیوں کے ساتھ سراہا گیا چائے اور ناشتے کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔ قریباً ۵۰ ممبر، عورتوں اور بچوں نے شرکت کی۔

۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں ایک محفل میلاد منعقد ہوئی جس کا انتظام مشاہدہ طاہرہ صاحبہ نے کیا ہم لوگوں کو بھی دعوت دی گئی چنانچہ محترمہ نادرہ بیگم صاحبہ محترمہ ڈاکٹر تنویر صاحبہ ناصرات کی چار لڑکیاں اور خاکسار وقت مقررہ پر پہنچ گئیں جلسے کی کارروائی چار بجے شروع ہوئی جس میں محترمہ ڈاکٹر تنویر صاحبہ نے تلاوت کی اس موقعہ پر میلاد کو ہی اہمیت دی گئی اور ہمیں تقریر کرنے کا موقعہ نہ ملا جلسہ میں بہت سی عورتوں اور بچیوں نے شرکت کی

لجنہ اماء اللہ بنارس

:- مکرمہ ضیاء النساء جلیلہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں کہ ۸ اکتوبر کو بعد نماز مغرب لجنہ اماء اللہ بنارس نے خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ محترمہ اولیش مہرالنساء خاتون صاحبہ کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا۔ محترمہ سلمیٰ سلطانہ کی تلاوت مع ترجمہ کے بعد خاکسار نے کچھ احادیث با ترجمہ و تشریح سنائیں۔ اور عزیزہ زینب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرمہ نصیرہ ظفر صاحبہ۔ بنہ۔ نکہت پروین۔ صبیحہ بشیر صاحبہ عزیزہ نگار۔ سعدیہ۔ عابدہ سلطانہ۔ نے اس جلسہ کے موقعہ پر تقاریر و نظم میں حصہ لیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ مہمان خصوصی اور خاکسار کے صدارتی خطاب کے بعد چار عورتوں نے ملکر نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جلسہ گاہ کو بجلی کی رنگین لڑیوں سے سجایا گیا تھا جلسہ کے لئے گھر گھر جاکر دعوت دی گئی۔ ۲۵ غیر احمدی عورتیں اور ۵۰ بچے جلسہ میں موجود تھے جنہوں نے پوری کارروائی کو غور سے سنا۔ آخر پر انہیں تبلیغ کی گئی اور لٹریچر دیا۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ایک غیر احمدی بھائی رئیس احمد صاحب نے بجلی کے کام کے سلسلہ میں خصوصی تعاون دیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء

لجنہ اماء اللہ کوڈالی

:- مکرمہ عائشہ فاطمہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۵ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ کوڈالی نے بوقت ۲ بجے دوپہر مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ خاکسار کی زیر صدارت مکرمہ ٹی۔ کے فاطمی صاحبہ کی تلاوت سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد لجنہ اماء اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ اور عزیزہ ظہیرہ صاحبہ۔ مکرمہ طاہرہ صاحبہ مکرمہ منیرہ صاحبہ نے علی الترتیب عربی۔ اردو۔ ملیالم زبانوں میں خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعد ہ مکرمہ ۷۔ E سائرہ صاحبہ۔ مکرمہ رشیدہ صاحبہ۔ مکرمہ منصورہ صاحبہ۔ مکرمہ ہاجرہ صاحبہ۔ مکرمہ رضیہ صاحبہ۔ عزیزہ شہناز صاحبہ۔ عزیزہ شاہینہ صاحبہ۔ مکرمہ میناس صاحبہ اور مکرمہ میمونہ صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے متعلق مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

لجنہ اماء اللہ بھدرواہ

:- مکرمہ فریدہ جلال خان صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھدرواہ لکھتی ہیں۔ کہ مورخہ یکم اکتوبر کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں مقامی لجنہ نے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ مکرمہ شہامت بیگم صاحبہ منہاشی کی تلاوت مکرمہ رابعہ نورین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ارشادات سنائے۔ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ میر کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بیان کئے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ میں ۲۰ ممبرات نے شرکت کی۔

چندرپورہ (آندھرا)

:- مورخہ ۱۳ ستمبر کو جماعت احمدیہ چندرپور تعلقہ کامار یڈی (آندھرا) کے زیر اہتمام مسجد نور میں بعد نماز عشاء زیر صدارت محمد حسین طریق صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ چندرپور جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم ناصر احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب نے عربی قصیدہ پڑھی مکرم نثار احمد صاحب نے نعت رسول پیش کی۔ ازاں بعد مکرم سراج احمد صاحب قائد مجلس۔ مکرم غلام محمد صاحب۔ مکرم خورشید احمد صاحب۔ مکرم منیر احمد صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بیان کئے۔ دوران جلسہ مکرم عطاء اللہ صاحب مکرم ناصر احمد صاحب نے نظم پڑھی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مونگیر میں جلسہ سیرت النبیؐ

:- جلسہ کی کارروائی بوقت پانچ بجے شام بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم سید احمد صاحب شروع ہوئی۔ مکرم مظفر احمد شیرو کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم افتخار احمد صاحب نے درعدن سے نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم سید عمران احمد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا پیغام OBEY AND LOVE THE HOLY PROPHET پڑھ کر سنایا۔ پیغام کے بعد مکرم مرزا محمود احمد نے ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم سید بشیر احمد صاحب نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک زندہ مذہب اسلام اور زندہ رسول حضرت محمد صلعم پر تقریر کی خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جماعت احمدیہ پر لگائے گئے الزام کا ذکر کیا اور حقیقت سے واقفیت کرائی۔ ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے عقائد سے بھی روشنی کرایا اور جماعتی کتب کے مطالعہ کی تلقین کی۔ اختتامی خطاب مکرم سید احمد صاحب نے کیا اور جلسہ کی غرض اور اہمیت کو بیان فرمایا۔ بعد دعا جلسہ سات بجے رات اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔

ہسری میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

:- امسال جماعت احمدیہ ہسری کو مورخہ ۲۰ ستمبر بعد اتوار جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی توفیق ملی یہ جلسہ بعد نماز مغرب ہسری کی مسجد احمدیہ میں ٹھیک ۷ بجے شروع کیا گیا اس جلسہ کی صدارت محترم حنیف انصاری صاحب صدر جماعت نے کی پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا مکرم جمال الدین انصاری صاحب نے تلاوت کی بعدہ عزیزم شریف احمد نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

خوش الحانی سے سنایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی شوکت انصاری صاحب نے آنحضرتؐ کی سیرت پر نصف گھنٹہ تقریر کی اس کے بعد مکرم جلال الدین انصاری صاحب نے آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے آپ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات جو سبق آموز تھے بیان کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ صاحب نے حاضرین سے صدارتی خطاب فرمایا اور سبھی احباب کو آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ اپنانے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا جلسہ کے اختتام پر مکرم لیاقت انصاری صاحب کی طرف سے حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی۔ اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے جملہ افراد مرد و زن شریک ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے آمین۔

لجنہ و ناصرات کیرنگ

:- لجنہ ناصرات الاحمدیہ کیرنگ کا چودھواں سالانہ اجتماع مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں کہ۔ مورخہ ۵۔۶۔۷ اکتوبر کو جامع مسجد کیرنگ میں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ ۶۵ ممبرات لجنہ اور ۷۰ ناصرات نے اجتماع میں حصہ لیا اس موقعہ پر لجنہ و ناصرات کے تلاوت قرآن ناظرہ قرآن مجید۔ اذان۔ نظم خوانی۔ تقاریر فی البدیہہ تقاریر۔ دینی معلومات نمائش اور کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ اول۔ دوم۔ سوم آنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے علاوہ ازیں خصوصی انعامات بھی دیئے گئے۔ مکرم صدر صاحب نائب صدر صاحب مبلغ انچارج صاحب اور مکرم چودھری نصر اللہ صاحب نے خصوصی تعاون دیا۔ آخر پر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ ۹۰ فیصد ممبرات لجنہ و ناصرات نے شمولیت اختیار کی۔

بقیہ اخبار احمدیہ

تمام احباب کی خدمت میں خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ اس اپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور حضرت بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اسیران راہ مولیٰ کیلئے درخواستِ دعا

اس وقت پاکستان میں عزیزم محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال اور ان کے چار ساتھی مکرم رانا نعیم الدین صاحب (۲) ۔ عبدالقدیر صاحب (۳) نثار احمد صاحب (۴) عبدالرفیق حاذق سزائے عمر قید (۲۵ سال) مختلف جیلوں میں کاٹ رہے ہیں۔

باقی قیدی ضمانتوں پر رہا ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان سب اسیران کی وجہ سے بہت دکھ ہے۔ پس آیئے ہم سب مل کر اپنے رب رحمان رحیم سے عاجزانہ درخواست کریں کہ وہ اپنے پیارے بندے کی اس تمنا کو پورا فرما دے تا ہمارے آقا کی ان کی طرف سے بھی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور یہ اسیران بھی آزاد ہو کر خدمت دین میں مصروف عمل ہوں۔ آمین۔ نیز ان کے لواحقین کی مشکلات دور ہونے کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(خاکسار:۔ محمد اسماعیل منیر واقف زندگی ربوہ)

دعوت الی اللہ کا ایک مؤثر ذریعہ

سلائیڈز لیکچرز کے ذریعہ عوام و خواتین کو جماعت احمدیہ کے عقائد اور عالمگیر مساعی سے متعارف کروایا جا سکتا ہے۔ ایک گھنٹہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیہ مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتالوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوروں کی رنگین تصاویر کو دکھایا جا سکتا ہے۔ سلائیڈز پروجیکٹر تو ہر جگہ خریدا جا سکتا ہے۔ اور دنیا کے مختلف ممالک کی سلائیڈز میرے پاس موجود ہیں جن کی نقول حاصل کرنے کے لئے میری خدمات حاضر ہیں۔ دوست اس ذریعہ کو ضرور تجربہ کریں۔

(محمد اسماعیل منیر تحریک جدید کوارٹر نمبر ۸۶ ربوہ پاکستان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے ربوہ پاکستان میں بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے بیٹی کا نام فائزہ رکھا ہے۔ بیٹی پیدائش سے قبل وقف نو میں شامل تھی۔ نومولودہ محمد اسحاق صاحب ننگلی آف چینوٹ کی پوتی اور شیخ محمد صاحب مرحوم درویش کی نواسی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی دے خادم دین اور نیک صالحہ بنائے اس خوشی کے موقعہ پر بچی کی والدہ عارفہ سلطانہ نے اعانت بدر میں ۵۰/ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار: چوہدری محمد ابراہیم
نیشنل انڈسٹریل بنک ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم محمد افتخار صاحب جرمنی سے اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(مینیجر بدر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون: ۶۲۹۹۴۳

ارشادِ نبوی
اَلْعَیْنُ حَقٌّ
(نظر لگنا سچ ہے)
منجانب:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ، پاکستان
پروپرائیٹرز:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
PHONE 04524-649

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے (ترمذی)
C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM- 679339-
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO-
OFF: 6378622.
RES: 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY-800099

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں
نعیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دُعا
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ میسنگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
NIR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.
پیش کرتے ہیں۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل۔ نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
(پیشکش)
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
۴۳۰۳ - ۴۰۲۸ - ۵۱۳۷ - ۵۲۰۶